رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

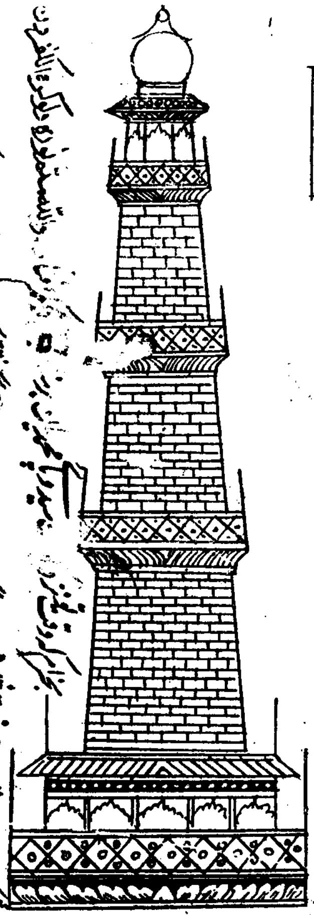
انہ اوی القریۃ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی بہ دارِ قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ (۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر کے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عہ ۱۲



فہرست مضامین

نمبر ۴ | دارالامان قادیان مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ | جلد ۹

نشان متقین

اسمین کوئی کلام نہیں کہ فتح مقدمات

ایک عظیم الشان نشان ہے جو ظاہر ہوا ہے اس کے متعلق مجھے منشی غلام نبی صاحب مدرس پوربیران نے ایک مفصل خط کے ذریعہ توجہ دلائی ہے کہ اس نشان کی کوئی یادگار قایم کرنی چاہیے منشی صاحب موصوف کے خط آنے سے پہلے ہی میں اس فکر اور تجویز میں تہا کہ اس یادگار کیلئے تحریک کرون تو کس رنگ میں۔ میں کبھی یہ سوچتا تہا کہ الحکم کو اس نشان کی یادگار میں ہفتہ میں دو مرتبہ کر دیا جاوے اور اسکی تحریک کرون کبھی یہ خیال آتا تہا کہ کسی اور رنگ میں اس تحریک کو پیش کیا جاوے بہرحال میں اسی اُدھیڑ بن میں تہا کہ منشی غلام نبی صاحب نے مجھے لکہا کہ مین دس روپیہ اس یادگار کیلئے دینے کو آمادہ ہون اگر صنعتی شاخ (جسکی مین نے الحکم کے پہلے نمبر مین تحریک کی ہے) تعلیم الاسلام سکول کے متعلق کہولی جاوے۔ مین منشی غلام نبی صاحب کی تجویز سے بالکل متفق ہون اور اسی لیے آج مین اس تحریک کو الحکم کے ذریعہ عام کرتا ہون۔

منشی غلام نبی صاحب نے مجھے لکہا ہے کہ وہ میری تحریر پر فوراً دس روپیہ بہیجنے پر آمادہ ہین مین انہین مشورہ دیتا ہون کہ وہ یہ دس روپیہ حضرت حکیم الامۃ کے نام بہیجدین اور مجھے اطلاع دین مین انکی رسید الحکم مین دیدون گا۔ صنعتی تعلیم کی جسقدر ضرورت ہے وہ کسی تفصیل اور تشریح کی محتاج نہین صنعتی تعلیم کے متعلق سکیم یا نصاب بہیجے تجویز ہو سکتا ہے۔ سردست یہ ضروری امر ہے کہ اس تجویز کی اعانت کرنیوالے پیدا ہون۔ پس یہ عجیب اور قابل قدر موقع ہم احمدیون کو ملاہے کہ ان مقدمات کی فتح کی یادگار مین صنعتی شاخ سکول مین کہولیجاوے کم از کم ایکہزار روپیہ جبتک جمع نہووے اس شاخ کے کہولنے کی جرأت نہین کی جاسکتی اور پہر اسکو باقاعدہ جاری رکہنے کیلئے مستعد دلون کی ضرورت ہے جو اسکی اعانت مین پورا حصہ لین جو لوگ اس یادگار کے قایم رکہنے کی ضرورت سمجہتے ہین وہ اسوقت دریا دلی سے کام لین اور اگر اس یادگار کو کسی اور صورت مین قایم کرنا چاہتے ہین تو بہی اطلاع دین بہرحال اسمین کوئی کلام نہین ہے کہ یادگار ضرور ہونی چاہیے۔ اس سے ایمان تازہ ہوتا رہیگا۔ اور یہ نشان ہر وقت زندہ رہیگا۔

مین یہانتک لکہہ چکا تہا کہ برادرم مفتی محمد صادق صاحب نے میرے محترم بہائی منشی مرزا محمد شفیع صاحب کا ڈیرہ جات سے آیا ہوا ایک خط دیا۔ جسکا عنوان فتح سکالرشپ ہے اسمین مرزا صاحب عہ ماہوار ۶ جنوری ۱۹۰۵ء سے ایک وظیفہ اسی یادگار مین ہائی سکول کے کسی ایسے طالبعلم کو دینا چاہتے ہین جو غریب ہو لیکن محنتی ہوشیار دینیات اور عربی کیلئے خاص شوق رکہتا ہو۔ یہ امر انہون نے بہی بطور تجویز پیش کیا ہے گویا جو یادگار قایم ہو وہ اسمین دو روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ دینے کو آمادہ ہین بہرحال مین دل سے چاہتا ہون کہ ایک یادگار اس عظیم الشان نشان کی قایم ہو۔ خواہ وہ کسی رنگ مین ہو۔ یہ یاد رہے کہ صنعتی شاخ کے کہولنے کیلئے کم از کم ایکہزار روپیہ نقد جمع ہوجاوے اور یہ کچہہ مشکل نہین اگر سو شخص بہی حصہ لین تو ہو سکتا ہے۔ اور آیندہ کیلئے کم از کم صہ ماہوار کا سردست مستقل چندہ ہو۔

ہان مین الحکم کو بہی اس یادگار سے حصہ دینا چاہتا ہون کیونکہ خود خدا تعالیٰ نے اسے ان مقدمات مین شامل کیا اور اسکی کامیابی بہی ایک نشان ٹہہری ہے اسلیے الحکم کی حالت مین بہی مین کوئی ایسا امر کرنا چاہتا ہون جو اس نشان کیلئے بطور یادگار ہو۔ لیکن یہ یاد رہے کہ الحکم کی اپنی حالت کیمتعلق کسی یادگار کا قایم کرنا مندرجہ بالا تجویز کے ہرگز منافی نہین اور نہ زاید چندہ اس فنڈ مین مین کسی سے لینا چاہتا ہون۔ بلکہ الحکم کے متعلق مین جو تحریک کرونگا وہ انشاء اللہ العزیز ایک نرالی تجویز ہوگی اور مفید ثابت ہو سکیگی۔

مختصر یہ کہ فی الحال صنعتی شاخ کے ذریعہ سے جو احباب یادگار قایم کرنا چاہتے ہین یا بصورت وظایف جو شریک ہونا چاہتے ہین وہ مجہے بہت جلد اطلاع دین۔ اس یادگاری فنڈ مین جو روپیہ بہیجا جاوے وہ حضرت حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب کے نام بہیجا جاوے۔ بعد مین فیصلہ ہوکر جو صورت یادگار کی تجویز ہوگی اسپر وہ خرچ کر دیا جاویگا مین نے اس یادگار کا نام نشان متقین رکہا ہے یہ محض اس مناسبت سے ہے کہ انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی مین جو الہام ہوا تہا وہ یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ فِیْہِ اٰیَاتٌ لِّلسَّائِلِیْنَ۔ ہان اگر کوئی اور نام تجویز ہو تو بہتر وہی لکہا جاسکتا ہے۔

آخر مین مین یہ بہی کہنا چاہتا ہون کہ مدرسہ تعلیم الاسلام مین

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے بعد از نماز جمعہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصےٰ میں فرمائی۔

چونکہ خاکسار ایڈیٹر کچھ دیر سے پہنچا تھا اسلئے جسقدر ضبط ہو سکا وہ ہدیہ ناظرین ہے سلسلہ تقریر سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ انقطاع دنیا اور حصول قرب الی اللہ کے متعلق مضمون تھا۔ اور وہ تقریر یہ ہے۔

انسان کو چاہئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہانتک دیکھا جاتا ہے اسکی مصروفیت اسقدر دنیا میں ہے۔ کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلانی زمین ملجاوے فلانا مکان بنجاوے۔ حالانکہ اسے چاہئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے، تو یہ بھی اسکے کام ہرگز نہیں آسکتا جبتک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہئے۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھیریگا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھیگا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمایش اس نے دنیا کیلئے ہی بنائی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اسنے اس پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے۔ ع مکن تکیہ بر عمر ناپایدار۔ اسوقت جسقدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک ان میں سے میں ضرور زندہ رہونگا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے۔ تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہئے ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہئے۔ کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم کریم ہے۔ اور اس کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اس پر اسکا قہر ضرور ہوتا ہے عادت اللہ اسطرح سے چلی آتی ہے۔ نوح کے زمانہ کو دیکھو لوط کے زمانہ کو دیکھو۔ موسےٰ کے زمانہ کو دیکھو اور پھر آنحضرت صلعم کے زمانہ کو دیکھو کہ اسوقت جن لوگوں نے عمداً خدا سے بعد اختیار کیا ان کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

کہ اے لوگو جو تم خدا سے غافل ہو دنیا طلبی نے تمہیں غافل کر دیا ہے یہانتک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے۔ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جاویگا ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ پھر تمکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ عنقریب تمکو علم ہو جاویگا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ اگر تمہارے کام نہ آویں گی اور حسرت کا موجب ہونگی کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ۔ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے ہو کر اپنے جہنم کو دیکھلو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسیطرح یہ باتیں لوگوں کے دلنشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے جبتک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں پیدا نہ کرے تب تک فایدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ پیدا ہو جاتا ہے اور اسوقت اسکے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچکر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جاویگا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شے ہے اور اسکے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے ایک آنکھ ہی پر نظر کرو۔ کہ کسقدر باریک عضو ہے۔ اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا سے ضرور بینا ہی رہیگا اور اسی پر سب قواے کا قیاس کرو۔ کہ اگر آج کسی میں فرق آ جاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضیکہ ہر آن اور ہر پل میں اسکی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔ اور مومن کا گذارا تو ہو ہی نہیں سکتا جبتک اس کا دھیان ہر وقت اسکی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈالکر دیکھے کہ خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے، اور ہر وقت اسکی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے۔ کہ تم اسکی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

اگر اسکی طرف رجوع رکھوگے تو تمہارا ہی اسمیں فایدہ ہوگا۔ انسان جسقدر اپنے وجود کو مفید اور کار آمد ثابت کریگا۔ اسیقدر اسکے انعامات کو حاصل کریگا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام ہی نہ آویگا نہ گاڑی میں جلیگا نہ زراعت کریگا۔ نہ کنوئیں میں لگیگا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آویگا ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالہ کر دیگا ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا۔ تو خدا اسکی حفاظت کا ہرگز ذمہ وار نہ ہوگا ایک پھل اور سایہ دار درخت کیطرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تا کہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اسکی معرفت اور قرب حاصل کرے۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ کہ فلاں زمین خرید لوں فلاں مکان بنا لوں فلاں جایداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن تک مہلت دیکر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جسکی وجہ سے اسکے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاویگا۔ اگر یہ درد اسکے دل میں نہیں ہے۔ اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے۔ تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاویگا۔ خدا تعالیٰ مہلت اسلئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فایدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آویگی اسلئے دل کا رجوع تام اسکی طرف ہونا ضروری ہے اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں۔ مگر سوائے اسکے کہ انہیں رسمی عبادت ہوا کرتی ہے

ایسے ہی آنحضرت صلعم کیوقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا اسلئے خدا تعالیٰ نے ان پر لعنت کی پس اسوقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے رہیں انکو کچھ فایدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔ اور جو اسے پاک نہ کریگا بلکہ خاک میں ملا دیگا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا رکھیگا وہ نامراد رہیگا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا کیطرف آنے کیلئے ہزارہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہوتیں تو آج صفحہ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا کے فضل سے ہوتا ہے وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے، اسلئے آخر کار بات پھر اسی پر آ ٹھیرتی ہے کہ انسان اسکی طرف رجوع کرے تا کہ قوت اور طاقت دیوے۔

دنیا میں جسقدر شور سے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے۔ لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بنجاتا ہے۔ کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور اس سے ہی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہو کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے۔ جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے جس سے انسان حد اعتدال سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے۔ اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں، مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جاوے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صفت اسکی آگ کو بجھانا ہے۔ وہ وہی رہیگی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو۔ مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کریگی۔ اور اسکے اوپر گریگی۔ تو اسے مغلوب کر کے چھوڑیگی بات صرف اتنی ہے کہ خدا کو ہر ایک بات پر قادر مطلق جانا جاوے۔ اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کیجاوے۔ جو بدظنی کرتا ہے وہی کافر ہوتا

مومن کی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو غایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا نے اول ہی ولی بنایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے واللّٰہ ولی الذین امنوا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہی پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازہ کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا۔ تو پھر روشنی کیلئے اندر آوے۔ بس جو شخص خدا کی طرف رجوع کریگا۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اسکی طرف رجوع کریگا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہانتک بس چلسکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اسکی کوشش اس کے اپنے انتہائی نکتہ پر پہونچیگی تو وہ خدا کے نور کو دیکھ لیگا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں اسکی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے اسے بجالائے۔ یہ نہ کرے کہ اگر پانی ۲۰ ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمت نہ ہار دے۔ پھر اس امت کیلئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیہ نفس سے کام لیگا سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے۔ ہاں جو خلاف کریگا وہ محروم رہیگا کیونکہ اسکی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے لیکن اسکے دروازے تنگ بنائے ہیں پہونچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کیلئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے جبتک اسکی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں۔ تو ادھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے صدق دکھلایا۔ تو انکو [illegible] پھر سے کہنے کا مدعا یہ ہے کہ [illegible] ہیں۔ اور کسی نے ابتک نہیں سمجھا تو اسے سمجھ لیوے مجھے الہام ہوا تھا عفت الدیار محلھا ومقامھا یہ ایک خطرناک کام ہے جسمیں طاعون کی خبر دی گئی ہے کہ انسان کیلئے کوئی مفر اور کوئی جائے پناہ نہ رہیگی۔ اسلئے میں تم سب کو گواہ رکھتا ہوں کہ اگر کوئی سچی تبدیلی نہ کریگا تو وہ ہرگز اس لائق نہ ہوگا کہ مجھکو دعا کیلئے لکھے۔ جو لوگ خدا کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں گے وہی محفوظ رہیں گے۔ خدا کا وعدہ ایسے ہی لوگوں کی حفاظت کا ہے جو سچی تبدیلی اپنے اندر کرتے ہیں مطلق بیعت انسان کے کیا کام آسکتی ہے پورا نسخہ جبتک پیے تو مریض کو فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اسلئے پوری تبدیلی کرنی چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ وہ تم کو ہر ایک قسم کی توفیق عطا کرے۔ (البدر)

مراسلت

مکرمی اخویم جناب ایڈیٹر صاحب الحکم سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدائے تعالیٰ [illegible] ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے مقدمہ میں نمایاں فتح اپنے مامور و رسول مسیح موعود علیہ السلام کو دی۔ اسی مبارک تقریب کے لئے خاکسار نے ۱۹ ستمبر ۱۹۰۴ء کو جبکہ خاکسار دارالامان میں حاضر تھا جوش ایمانی اور فرط یقین سے ایک قصیدہ لکھا تھا جس کے پڑھکر سنانے کی از حد تمنا تھی۔ اسوقت جبکہ حضور علیہ السلام کے حضور اسکو عرض [illegible] اور پڑھکر سنانے کا موقعہ [illegible] افسوس کہ میں حاضر نہیں [illegible] غائب مگر دل سے حاضر ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو حضرت اقدس کو سنا دیں اور اخبار گوہر بار میں ناظرین الحکم کی دلچسپی کیلئے چھاپ دیں جن دنوں یہ قصیدہ لکھا گیا تھا مرحوم شہید [illegible] صاحب اور ان کے شاگرد کی شہادت کا واقعہ اور تازہ نشان ایمان کو تازہ کر رہا تھا۔ [illegible] اس واقعہ کا بھی تذکرہ ہے اور علاوہ [illegible] کی مبارکباد وہ ہے جو حضرت اقدس کے شایان شان [illegible]۔ والسلام

آپکا خادم

محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلوی۔

قصیدہ مبارکباد

مبارک ہو تجھے اے احمد ثانی مبارک ہو
سکینت تجھکو اعدا کو پریشانی مبارک ہو
نبوت کے حلل تجھکو مبارک اے جری اللہ
عدوئے خستہ تن کو تن کی عریانی مبارک ہو
خدا خود حمد کرتا ہے تری عرش بریں پر سے
فرشتوں کی زبان سے بھی ثنا خوانی مبارک ہو
ترا گھر جنت الفردوس ہے اک حوران خدمت ہے
تجھے یہ خوش مزہ جنت کی مہمانی مبارک ہو
عرب کی تجھکو اللہ نے زبان ایسی سکھائی ہے
کہ کہتے ہیں عرب والے زباندانی مبارک ہو
ترے جبہ سے شاہان زمان برکت کے طالب ہیں
تجھے اے شاہ دین یہ شان شاہانی مبارک ہو
ملیگی خاک میں اعدا کی ساری بادشاہی
ترے دُر سخن کو آبرو پانی مبارک ہو
ہمارا مال و جان قربان ہو تجھ پر مخلص رب
شہادت پانے والے دو کی قربانی مبارک ہو
تجھے دشمن کی تلواروں کے واروں سے حفاظت ہے
خدائے یار و یاور کی نگہبانی مبارک ہو
تو ہے شاہ جہان اخلاق عالمگیر سے اپنے
جہانشاہی جہانگیری جہانبانی مبارک ہو
تو زندہ ہے تماشائے جمال یار باقی سے
و فات کُشتگان عالم فانی مبارک ہو
ترا قلب منور درحقیقت اک منارہ ہے
ہراجہیں نزول نور رحمانی مبارک ہو
بھرا ہے نور عرفانی ترے سینے میں قرآن کا
تری آنکھوں کو نور حسن قرآنی مبارک ہو
در و دروازۂ اعدا پہ الّو کی صدائیں ہیں
انہیں شومی تباہی اور ویرانی مبارک ہو
پہنچ سکتی ہے دنیا میں ندا تیری بآسانی
یہی مشکل تھی اب تجھکو یہ آسانی مبارک ہو
ملا ہے تجھکو تکمیل اشاعت کا بڑا عہدہ
اشاعت کی وسائل کی یہ ارزانی مبارک ہو
مسخر میگزین سے ہو گئے امریکہ و یورپ
قلم کی تیغ کاغذ کی سپہ رانی مبارک ہو
تمنائیں ہوئیں سب دل کی پوری دیکھ خدا کی برکت
مرادیں تیری بر آئیں ہیں من مانی مبارک ہو
کھچے آتے ہیں صد ہا دل ہزاروں تحفہ کو سونپے
مبارک ہو کمند جذب روحانی مبارک ہو
ہوئے دیر اور بڑا ئے پھرتی ہے کاغذ کے گھوڑوں کو
جلو میں تیرے گھوڑوں کی یہ جولانی مبارک ہو
سبد ہا ہے تا برقی تار کا رفتار برقی سے
تری گفتار میں تائید یزدانی مبارک ہو
محمد کا تو سایہ ہے خدا کا تجھ پہ ہے سایہ
تجھے اے ظل احمد ظل سبحانی مبارک ہو
تو ہے کان گہر اور تیری باتیں گوہر رخشاں
سخن کی جگمگاہٹ اور درفشانی مبارک ہو
تری باتوں کی یاقوتی سے دل میں قوت آتی ہے
مفرح اور مقوی لعل رمانی مبارک ہو
عداوت میں اڑے ہے دنیا کے کیڑے دین کے دشمن
خداوندی عدالت سے سزا پانی مبارک ہو
کھلا ہے غنچۂ امید اور دشمن فسردہ ہے
مبارک باد تجھ پر گل افشانی مبارک ہو
خدا کے سچے وعدے ہو گئے آخر کو سب پورے
ہوئے سب سچے الہامات ربانی مبارک ہو
بہت سکر اور تڑپ کر رہ گئے اکثر عدو تیرے
جو ہے باقی کرینگے اور سکر گرانجانی مبارک ہو
تدابیر خدائے غالب و قہار کے آگے
ہوئے مغلوب سارے حزب شیطانی مبارک ہو
فسونکار ہیں دنیا تیرے شیشے میں اتر آنے
بنے بیٹھے تھے جو افسوں میں لاثانی مبارک ہو
شکر لب ہیں جو دنیا کے ترے قند فصاحت سے
دہن میں اپنے بھر لاتے ہیں جھٹ پانی مبارک ہو
لب شیریں پہ تیرے سینکڑوں فرہاد مرتے ہیں
جگر دیتے ہیں اپنا اک لہو پانی مبارک ہو
وہ سایہ کی طرح ٹلتے نہیں در سے تیرے ہرگز
انہیں اس درگہ عالی کی دربانی مبارک ہو
غلام احمد نامی ترا نام گرامی ہے
یہ عزت کا ترے سر تاج نورانی مبارک ہو
خدا کا نور تجھ کو دور کی باتیں سکھاتا ہے
فراست کی ضیا اور نور ایمانی مبارک ہو
تجھے تخت خلافت اور ولایت کی ہی خاتم
یہ خاتم اور وہ تخت سلیمانی مبارک ہو
ترا تخت اے سلیمان فرسوا کے زور و اعجاز
ہوئے زیر نگین جنات انسانی مبارک ہو
مسیحائی خدائی کی ملائی خاک میں چادر
خدا نے تیرے آنے پر یہ بھی ٹھانی مبارک ہو
دکھایا نور حق کا تیرا ذرہ ہے زمانے کو
کنوئیں میں جانے اور سکو چاہ ظلمانی مبارک ہو
مبارک ہو غلامی میرزا احمد کی اے ثاقب
ادہر تجھکو خطاب میرزا خانی مبارک ہو

محمد نواب خان ثاقب۔ میرزا خانی مالیر کوٹلوی

تصحیح

الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء میں غزل، جو صفحہ پر ہے ایک غلط تھا۔ اس کا پروف اتفاقیہ دیکھا نہیں گیا تھا۔ ناظرین الحکم مہربانی فرما کر تصحیح فرمالیں۔

غلط	صحیح
مقتفیا	مقتفیا
ہو وعدہ کے بعد تجھ پر بہار آئیگی۔	یہ وردو… بڑھیگی
ذرا اطمینان	زیادہ اطمینان
(مفرح و منفعت)	
کیونکہ	چونکہ
کوئی عجب	کوئی کمائی تعجب

مسیح موعود و غایۃ المقصود

مضمون نمبر ۱

در یولا بگوشم رسید کہ سید علی حائری مجتہد زادہ لاہوری کتابے تصنیف کردہ است غایۃ المقصود نام کہ دران بقول بعض امامیہ حالات صعود و نزول حضرت مسیح موعود و حال دجال بطال و خروج یاجوج و ماجوج باستقلال باستدلال نوشتہ شدہ۔ بدل خواستم کہ ازان کتاب افادت انتساب مستفیض شوم۔ چنانچہ جلد ثانی ازان کتاب بعد تلاش بسیار بدستم رسید خیلے شاد شدم و بمطالعہ اش مشغول گشتم۔ حتے کہ مجلد مذکور را چند بار بنظر امعان و بدیدہ تحقیق نگریستم۔ چون کار بدینجا رسید انصاف دامنم بران کشید کہ از نتیجہ تحقیق بیلک را ہم اطلاع بخشم۔ بنا برٔ علیہ این چند سطور ہدیۂ ناظرین کردہ میشود۔

ایہا الناظرون! ہر چند کہ مجتہد زادہ لاہوری در روایت کشی محنت شاقہ بر داشتہ مگر افسوس پے بجائے نبردہ۔ فی الاصل کتابش مجموعہ است پریشان کہ از ہر قسم روایات موضوعہ و حکایات واہیہ و اخبار متعارضہ غیر معتبرہ و آثار مختلفہ متذکرہ دران موجود۔ و راستی و حقانیت و قوت و درزانت از دلایل و براہینش مفقود۔ مصنف حاطب اللیل و کاسب الویل چون اسپ بد لگام سراسر بے راہ مے رود۔ و از صحیح و سقیم و سیاق و سباق و نشیب و فراز خبرے ندارد۔ بینات قرآنیہ و نصوص حدیثیہ و دلایل عقلیہ بر تکذیب او گواہ۔ الغرض مجتہد زادہ درین میدان معرکۃ الارار با وجود طمطراق ہمہ دانی و ادعائے وقت نظر و طلاقت لسانی الخنین حواس باختہ کہ معاذ اللہ۔

افادۃ للناظرین میخواہم کہ قدرے از رکاکت اقوال و سخافت و وہن دلایل و ضعف شواہد اوشرم دہم لہذا بعض اہم مطالب کتاب مذکور را مطمح نظر ساختہ عبارت مجتہد زادہ لاہوری را بلفظ قولہ و جوابش را بلفظ اقول مے نگارم۔ الانصاف احسن الاوصاف۔

غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۔ **قولہ**۔ بدانکہ محدثین و مورخین معتمدین در احادیث و تواریخ و سانیدہ معتبرہ با سانیدہ معتمدہ آوردہ اندکہ در زمانہ حضرت عیسٰی روح اللہ علی نبینا و آلہ علیہ السلام سلطانے بود ظالم و گردن کش تا آنکہ آنجناب علیہ السلام را مستجاب اللہ فرمان رسید کہ وے را دعوت دین حق نماید روزے حضرت عیسٰی علیہ السلام نزد آن ملعون امر خود را ظاہر فرمود کہ من پیغمبر خدا و نبی اللہ ام کتاب انجیل کہ برائے من فرستادہ و دران اوامر و نواہی و احکام خود را حسب مصلحت این زمانہ برائے ابلاغ بشما بر من نازل کردہ است و دین حضرت موسٰی را مع کتاب او کہ توراۃ باشد منسوخ گردانیدہ است پس تو با جمیع حضار مجلس دین مرا و کتاب مرا کہ انجیل است قبول نمائید۔ و دست از دین منسوخ حضرت موسٰی بر دارید وے از قبولیت دین حضرت عیسٰی منکر شد و آتش حسد در قلب آن ملعون شعلہ ور گردید۔

اقول۔ سبحان اللہ بحمدہ۔ مصنف علام و مجتہد عالی مقام این داد تحقیق دادہ است کہ درہائے علم و حکمت بر روئے اہل بصیرت کشادہ۔ حضرات امامیہ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سرو کارے ندارند برین تحقیق انیق اگر کلاہ گوشہ بر آسمان رسانند رواست۔

واصحاب جدل و معاصرہ بر ہفوات و ترہات مجتہد زادہ بلند نظر ہر قدر کہ بہر خود بالند بجاست لکین نزد اہل تحقیق و ایمان و متبعان حدیث و قرآن این خامہ فرسائی مجتہد زادہ بجوے نمے ارزد۔ توضیح مقال و تفصیل اجمال آنکہ روایت منقولہ مجتہد زادہ سراسر معارض قرآن کریم را و احادیث نبی رؤف و رحیم و روایات یہود و نصارٰی و کتب و تواریخ معتبرہ میباشد۔

چنانچہ اوضح دلیلے کہ بتکذیب روایت مجتہد زادہ بندہ باشد اینست کہ مصنف علام بوثوق تمام مے نگارد کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فرمود کہ "من پیغمبر خدا و نبی اللہ ام کتاب انجیل کہ برائے من فرستادہ و دران اوامر و نواہی و احکام خود را حسب مصلحت این زمانہ برائے ابلاغ بشما بر من نازل کردہ است و دین حضرت موسٰی را کہ مع کتاب او کہ توراۃ باشد منسوخ گردانیدہ است"۔

حالا ناظرین بچشم انصاف ملاحظہ فرمایند۔

(اولاً) اینکہ خداوند علیم در قرآن کریم (سورۃ الصف) قول حضرت عیسٰی علیہ السلام را چہ طور نقل سفرماید۔

واذ قال عیسی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

ازین آیہ کریمہ چون روز روشن ظاہر است کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام مصدق توراۃ بود و ہیچ عقل باور نمیکند کہ او علیہ الصلوٰۃ والسلام قوم خود را این ہدایت کردہ باشد کہ دست ازدین منسوخ حضرت موسٰی بر دارید۔ لہذا مجتہد شیعیان آنچہ درباب تنسیخ توراۃ حوالہ قلم ساختہ جہلے بیش نیست۔

(ثانیاً) اینکہ خداوند حمید در قرآن مجید (سورہ آل عمران) بضمن حالات بشارت ولادت حضرت عیسٰی علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام را مخاطب ساختہ در حق حضرت عیسٰی علیہ السلام سفرماید۔

ویعلمہ الکتٰب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل یعنے خداوند عیسٰی را کتاب و حکمت و توراۃ و انجیل خواہد آموخت۔

پس چونکہ وعدہ الٰہی تخلف پذیر نیست لابد کہ خداوند علیم و حکیم حضرت عیسٰی علیہ السلام را توراۃ آموختہ باشد نظر بر آن چگونہ ممکن است کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام توراۃ را منسوخ کردہ باشد عجب است از مصنف نحریر کہ با وجود دعوی اجتہاد ازچنین نصوص قرآنیہ چشم فروبستہ۔

(ثالثاً) خداوند جل شانہ در قرآن کریم سفرماید **ومن قبلہ کتٰب موسٰی اماما ورحمۃ** یعنے قبل از قرآن کتاب موسٰی است کہ امام و رحمت است حالا از ناظرین چشم انصاف دارم کہ اگر از نزول انجیل توریت منسوخ گشتہ بود پس چرا خداوند کریم فرمود کہ پیشتر از قرآن کتاب موسٰی است کہ امام و رحمت است و چرا نگفت کہ پیشتر از قرآن کتاب عیسٰی است کہ امام و رحمت است۔

(رابعاً) خداوند علیم در قرآن کریم سفرماید۔ **ولقد اٰتینا موسی الہدٰی واورثنا بنی اسرائیل الکتٰب**۔ ما موسٰی را ہدایت کردیم و بنی اسرائیل را وارث کتاب ساختیم۔ پس ظاہر کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ہم از بنی اسرائیل بود پس آن علیہ السلام نیز وارث الکتاب یعنی توراۃ است لہذا ہیچ نتواند شد کہ از بعثت حضرت مسیح علیہ السلام و نزول انجیل توراۃ منسوخ شدہ باشد۔

(خامساً) خود حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اقرار صریح میکند باینکہ من برائے تنسیخ توراۃ و دیگر کتب انبیاء نیامدہ ام بلکہ برائے تکمیل آمدہ ام چنانچہ انجیل متی باب پنجم درس ہفتدہم بران شاہد ناطق است بوجوہ مذکورہ بالا بوضوح پیوست کہ آنچہ مجتہد شیعیان درباب تنسیخ توراۃ رقم زدہ خلاف منقول و معقول و خطائے فاحش است۔ فتفکروا یا اولی الابصار۔

راقم۔ سید صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

✲ بلاہت و جہالت از علوم تاریخیہ و دینیہ دلیلی است۔ در زمان حضرت عیسٰی علیہ السلام دولت و حکومت در دست اہل روما بود۔ و حضرت عیسٰی بر وفق سنت اسرائیلیان و حسب قول خویش مبعوث و مامور سوئے قوم خویش بود حضرت عیسٰی علیہ السلام ہرگز پیش بادشاہ نرفتہ بلکہ نائب و پلاطوس را ہم تبلیغ نفرمودہ۔ آن کدام بادشاہ بود کہ حضرت عیسٰی نزد وے رفت و تبلیغ کرد۔ وائے بر قوم کہ علما و مجتہدانش چنین باشند۔ کریم۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق

احمدی قوم کے سامنے اسکے قومی مدرسہ کیلئے اپیل کرتے ہوئے مجھے ضرورت نہین کہ بفایدہ تمہیدی امور مین اپنا اور ناظرین کا وقت ضایع کرون یہ قوم (جو خدا تعالیٰ کے مرسل کی قوم کہلاتی ہے) نازہے کہ اسکا امام خدا کا وہ برگزیدہ **مسیح موعود** اور **مہدی** مسعود ہے جسکو حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا ہے جسکی قوم **صحابہ کرام** علیہم السلام سے ملنے والی ہے) خوب سمجھتی ہے کہ اس مامور حق کے مقاصد و اغراض مین مدد کرنیکی اسوقت ہمین کسقدر ضرورت ہے منجملہ دوسرے مقاصد کے ایک عظیم الشان مقصد مدرسہ **تعلیم الاسلام** ہے جسکے ذریعہ آئندہ نسلون کی اخلاقی اور روحانی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے۔

مجھے اس بات کی بیان کرنیکی بھی ضرورت نہین کہ مدرسہ کے قیام و بقا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہانتک اہم ٹھہرایا ہے کہ **لنگر خانہ کے ضروری چندہ مین سے بھی ایک حصہ الگ کر دینے کا حکم آپ کو دینا پڑا** ایسی صورت مین ضروری تہا کہ قوم اپنے ماہواری چندونمین ایسی مستعدی اور مضبوطی سے کام لیتی کہ بار بار مدرسہ کے مہتمم صاحب کو دست سوال دراز کرنیکی ضرورت نہ رہتی۔ لیکن مین افسوس سے ظاہر کرتا ہون کہ مدرسہ کی حالت مالی اعتبار سے نازک ہے اور اب جبکہ سکول ریکاگنائزڈ ہو گیا ہے ضروری ہے کہ مدرسہ کے فنڈ کو مستحکم کیا جاوے اسکے لئے ایک ہی صورت ہے کہ ہر احمدی اپنے ذمہ ماہوار چندہ لازم کرے اور با قاعدہ آسے بھیجے خواہ وہ ایک پیسہ ہی کیون نہ ہو؟

ہان مین دلیری سے کہتا ہون کہ مدرسہ کے **کارکنون** کا فرض ہے کہ وہ اپنے مدرسہ کے ماہانہ حالات کا ایک نقشہ بذریعہ اخبار قوم کے سامنے پیش کیا کرین جس سے قوم کو اندازہ کرنیکا موقعہ ملے کہ سکول مین کیا ہو رہا ہے۔ ایسا ہی جمع و خرچ کے ماہوار نقشے بھی اگر شایع ہوتے رہین تو وہ نقشے خود دست سوال ہو کر گریبان گیر قوم ہو سکتے ہین۔ مگر افسوس ہے ان امور کی طرف توجہ ہی نہین۔ آج مدرسہ کو قائم ہوئے ستا برس ہو چکے ہین مگر کوئی رپورٹ مستقل شایع نہین ہوئی خیر یہ تو فرض ہے مہتممان سکول کا۔ قوم کا فرض نہین کہ وہ اس انتظار مین رہے کہ سکول کیلئے کوئی تحریک ہوئی ہے یا نہین اسکے لئے یہی بس ہے کہ اسکا محرک خدا کا برگزیدہ جری ہے اور یہ سکول اس کے زیر سایہ دارالامان مین موجود ہے میرا اپنا یہی خیال ہے قوم کا فرض ہے کہ بلا تحریک و دخواست ہر

ماہواری چندے بھیجے مدرسہ کا خرچ قریبا پانچسو روپیہ ماہوار ہے پس ایسا انتظام کرنیکی فکر ہونی چاہیے کہ آئے دن کی تحریکون سے سبکدوش ہو۔ اسوقت میرا مطلب [illegible]

دولت افغانستان اور دولت انگلستان

ناظرین الحکم مندرجہ بالا عنوان الحکم ایسے مذہبی اخبار میں (جو سیاسی امور میں دخل دینے کی اپنے لیے کبھی ضرورت نہیں سمجھتا) پڑھ کر تعجب کرینگے لیکن ان کا تعجب اس مضمون کو پڑھ لینے کے بعد جاتا ہی نہ رہے گا بلکہ اسکے قائمقام ایک خوشی چھوڑ جائیگا۔

میں خوب جانتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پولیٹیکل امور سے بکلی الگ رہنا ایک ایسا امر ہے جو گورنمنٹ اور پبلک کی نظر سے پوشیدہ نہیں اور ساتھ ہی **جہاد کی حرمت کا فتویٰ دینے کی وجہ سے** عام مسلمانوں اور احمدیوں میں ایک ایسا امتیاز قائم ہو چکا ہے جو ایک **احمدی** کے نام کے ساتھ معًا اس تصور کو ذہن نشین کر دیتا ہے کہ یہ اس قوم اور گروہ کا فرد ہے جو **جہاد کو حرام قرار دیتا ہے**

اس امر کے اظہار کی بھی مجھے کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا امام و پیشوا وہ شخص ہے جس کا خاندان ہمیشہ گورنمنٹ انگلشیہ کا عقیدت کیش اور وفادار دولت ثابت ہو چکا ہے۔ ایسا ہی مجھے اسبات کے بیان کرنے کی بھی حاجت نہیں کہ **گورنمنٹ انگلشیہ** کے متعلق ہوا خواہی اور سچی اطاعت و وفاداری کا جوش پیدا کرنے میں عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے جو قابل قدر خدمات کی ہیں انکی نظیر کسی دوسرے مسلمان کی خدمات میں نہیں مل سکتی۔ اور یہ تو کل کی بات ہے جبکہ سفیر روم کے آنے پر حضرت اقدس نے گورنمنٹ **برطانیہ** کو سلطنت روم پر بلحاظ امن و عدل اور رعایا کی خبر گیری اور خیر خواہی کے ترجیح دی تھی تو پنجاب و ہندوستان کے مسلمان اخبارات نے وہ گالیاں دی تھیں جنکو سنکر وفادار رعایا کی شان سے بعید سمجھا جا سکتا تھا۔

بہر حال یہ ایسے امور ہیں جو **گورنمنٹ** کے فہیم اور دقیقہ رس عنصروں کو بڑی تفتیش اور تحقیق کے بعد معلوم ہو چکے ہیں

پھر

سوال ہوگا کہ مندرجہ بالا عنوان پر بحث کرنیسے میری کیا مراد ہے؟ میں زیادہ دیر تک ناظرین کو تعجب میں رکھنا نہیں چاہتا۔ اس عنوان سے مجکو صرف **اپنی محسن گورنمنٹ** کے محاسن کا تذکرہ کرنا ہے۔ جنکے ذکر کے لیے بعض عملی اسباب پیش آئے ہیں۔

اگرچہ اس وقت جبکہ دربار کابل اور سلطنت عظمیٰ برطانیہ کے تعلقات دوستانہ ہیں اور ابھی تازہ تازہ پرنس عنایت اللہ خان صاحب **دربار ہند** سے تشریف لے گئے ہیں دربار کابل کا شکوہ کرنا مناسب ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایسا شخص جو **مظلوم** ہے اور جسے دکھ پہنچا ہے کوئی مہذب سلطنت پسند نہیں کرتی کہ اسے درد دل کے اظہار کا موقع نہ دیا جاوے۔ پس میں اگر کچھ کہونگا تو **زخم رسیدہ** دل کی وجہ سے اور پھر بھی یہ نہیں کہ ایسے الفاظ میں شکوہ کروں جو نامناسب اور ناموزون ہوں بلکہ نہایت سنجیدگی اور متانت سے میں اس امر کو محض اپنے **مسلمان بھائیوں** کی توجہ کے لیے پیش کرنا چاہتا ہوں اور نومبر ۱۹۰۳ء کے الحکم میں ایک مضمون **عنوان خون** کے عنوان سے لکھا تھا جو حضرت مولانا مولوی صاحب زادہ **عبد اللطیف شہید** رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت کی اطلاع اور خبر پر مشتمل تھا۔ اس میں مینے وجوہات شہادت بیان کرتے ہوئے لکھا تھا۔

> آخر آپ دلدا الامان سے ایک پاک جوش اور عقیدہ کے ساتھ اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئے اور دربار کابل کے سر آوردہ اور ذمہ وار حکام اور آفیسرز کو انھوں نے وہ پاک اور راحت بخش پیغام پہنچایا جو زمینی نہیں بلکہ آسمانی تھا وہ پیغام جو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مامور لیکر آیا ہے وہ پیغام جو ابتداے آفرینش سے کل نبی لیکر آتے رہے ہیں۔

اس پیغام میں چونکہ **وہ شہزادہ امن** (مہدی) کی دعوت اور تبلیغ پر مشتمل تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے ملک میں **جہاد کی حرمت کے فتوے** کی بھی اپنی تقریروں کے ذریعہ اشاعت کی کیونکہ مسیح موعود (علیہ الصلوۃ والسلام) کے آثار و علامات میں سے ایک یہ بھی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے **یضع الحرب** کے پاک الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

اس پاک تعلیم کی اشاعت پر سرزمین کابل کے **میدہ ملاوں** نے جنکے سر میں جہاد کی کھچڑی پکتی رہتی ہے ایک شور مولوی صاحب موصوف کے خلاف پیدا کر دیا یہانتک کہ امیر کابل نے باوجود اس عزت و احترام کے جو وہ مولوی صاحب موصوف کی اپنے دل میں رکھتے تھے مولوی صاحب موصوف کو گرفتار کر لیا اور آخر ان میدہ ملاوں نے اخوندزادہ موصوف کے سنگسار کرنے کا حکم اور فتویٰ دیدیا۔ اسی مضمون کے آخر میں مینے لکھا تھا کہ شہید موصوف نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور دعوت کا اشتہار اپنے خون کے ساتھ لکھکر سنگلاخ کابل کی چٹانوں پر آویزاں کر دیا ہے اور مولوی صاحب موصوف کا خون سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کابل میں احیا کیلیے آبپاشی کا کام دیگا اور چوں باغباں بروبشتر بہ انگور کا نتیجہ پیدا کرے گا کابل کے میدہ ملا اور انکا محکوم امیر سمجھتا ہوگا کہ شہید موصوف کی شہادت کیوجہ سے **حرمت جہاد** کے فتوے کابل میں سنائی نہ دینگے مگر وہ یاد رکھیں کہ وہ پتھر جو شہید موصوف پر برسائے گئے تھے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں

> اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
> دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
> اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
> دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

یہ حصہ مضمون جو میں ۲۴ر نومبر سنہ ۱۹۰۳ء کو شائع کر چکا ہوں بخوبی ظاہر کر رہا ہے کہ شہید موصوف کی شہادت ایک ایسا واقعہ تھا **گورنمنٹ انگلشیہ** کے تحت حکومت میں بھی مولوی صاحب موصوف کی ایک معقول جاگیر علاقہ **بنوں** میں تھی۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ گورنمنٹ نے اسپر کوئی نوٹس لینا پسند کیا یا نہیں۔

بہر حال اس واقعہ نے ان لوگوں پر جو **دولت افغانستان** کے زیر حکومت تھے اور مولوی صاحب موصوف سے پیری اور مریدی کے تعلقات رکھتے تھے **گورنمنٹ انگلشیہ** کے متعلق اعلیٰ درجے کے **پاکیزہ خیالات** اور **مفید اثر** پیدا کیا ان لوگوں نے (جو کوہستان کابل کی پہاڑیوں میں خدا جانے **سلطنت انگلستان** کی بابت کیا کچھ سننے کے عادی ہو رہے) معلوم کر لیا کہ **گورنمنٹ ہند** کیسی فیاض اور عالی حوصلہ گورنمنٹ ہے جو کسی **فرد** اور **قوم** کے مذہب کے ساتھ کوئی علاقہ نہیں رکھتی اور کسی قسم کا تعرض نہیں کرتی بلکہ یہانتک کہ ایک شخص جا سکے مذہب کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے اور مسیح کی الوہیت اور کفارہ کو پر زور دلائل سے باطل ٹھہراتا ہے اور خود **مسیح موعود** کا دعویٰ کرتا ہے پوری **آزادی** اور سہولت کے ساتھ اپنے سلسلہ کی اشاعت کر رہا ہے اس سے بڑھ کر ایک گورنمنٹ کی **نیک خیالی** اور **خیر سگالی** کیا ہوگی برخلاف اسکے انکے اپنے گھر میں ایک شخص جو دربار کابل میں ہر طرح معزز سمجھا جاتا ہے محض ایک اختلافی مسئلہ پر اور اتنا کہنے پر کہ **جہاد حرام ہے** سنگسار کر دیا جاتا ہے اس تفاوت اور امتیاز نے ان لوگوں کے دلوں پر **ایک عجیب اور گہرا اثر گورنمنٹ انگلشیہ کی ہوا خواہی اور اسکی اطاعت میں آنے کے لیے کیا ہے** جہانتک مجھے معلوم ہوا ہے وہ لوگ ہمیشہ اس امر کے آرزومند پائے جاتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں رہیں چنانچہ مجھے یہ معلوم کر کے بہت ہی خوشی ہوئی ہے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے مرید وہیں سے جن لوگوں کو موقع ملا کر وہ ہجرت کر کے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں آ گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ بعض لوگ بنوں کے ضلع میں صاحبزادہ صاحب موصوف کی جاگیر کے علاقہ میں آ رہے ہیں اور چند آدمی یہاں بھی عرصہ گذرتا ہے کہ آ رہے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو یہ گورنمنٹ انگلشیہ کی قوت اور طاقت کو نہ صرف زیادہ مستحکم کرنے والا ہوگا بلکہ افغانستان کے باشندوں کے دلوں میں قیصری سرکار کی عظمت کو محبت کے ساتھ قائم کریگا۔ اور امام سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت کو بھی قائم کرنیوالا ثابت ہوگا۔ کیونکہ اس سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اصولوں کی خوبی اور عمدگی عام طور پر ذہن نشین ہو جاے گی۔

مگر میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ افغانستان کی پہاڑیوں کے رہنے والے تو حضرت مسیح موعود کے سلسلہ کو سمجھ گئے لیکن ہندوستان کے مولوی اور ملا ابھی تک خونی مہدی اور خونی مسیح کا انتظار کرتے ہیں۔ افسوس!

ختم کرنے سے پہلے میں ایک امر بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں جسکی بہت کم لوگوں کو خبر ہوگی۔ وہ یہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود ہمیشہ جب آپکو موقع ملتا ہی ممالک اسلامیہ میں جہاد کی حرمت اور گورنمنٹ انگلشیہ کے محاسن کی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کسی زمانہ میں حضرت حجۃ اللہ نے دربار کابل کو بھی تبلیغ کی تھی۔ چنانچہ اسمیں لکھا تھا۔ خداراشکر میکنم و سپاس نعمت او بجای آرم کہ در عہد چنیں پر امن حکومتی مرا بر خدمت دین مامور کرد۔ چگونہ شکر این نعمت بگذارم کہ درین غربت و بیکسی شورہ سعادت قوم طالبیان کار خود تحت حکومت دولت انگلشیہ میکنم و چناں آرام یافتم کہ اگر شکر این دولت نکنم شکر خدا خود بجا نیاوردہ باشم و این امر اگر پوشیدہ نماند کہ چنانکہ پادریان ملت نصاریٰ در اشاعت مذہب خود آزادی دارند ہمچنیں آزادی و عدم مزاحمت در اشاعت اسلام نیز حاصل داریم بلکہ منافع این حریت و آزادی ما را بیشتر حاصل است

اب جو شخص حضرت اقدس کی اس تبلیغ کو جو بطور خط بھیجی گئی تھی پڑھیگا وہ معلوم کر لیگا کہ دولت افغانستان کے ذہن نشین آپ نے کیا کرنا چاہا ہے۔

الغرض

میں اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اصولوں کی عظمت اور خوبی کی یہ بڑی بھاری دلیل سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کے دلوں میں بھی یہ باتیں کیونکر طور پر قائم ہو گئی ہیں جو یہاں سے بہت دور رہتے اور اس سے گورنمنٹ انگلشیہ کو بھی یہ اندازہ کرنیکا بہترین موقعہ ہے کہ حضرت اقدس کی جو کسی مقام پر لکھا ہے کہ جسقدر لوگ احمدی ہوتے جائینگے اسیقدر گورنمنٹ کی وفا...

متفرق مضامین

ناظرین سے پانچ منٹ

توسیع اشاعت الحکم۔ الحکم کی توسیع اشاعت کی طرف احمدی جماعت کو اسقدر بہت کم توجہ ہے میں اسکو اس اسباب سے وابستہ سمجھتا ہوں۔ یہ اخبار اور رسالہ کے متعلق توسیع اشاعت کا سامان زور سے جاری دیکھتا۔ یہ عدم توجہی اچھی نہیں۔ اور اس میدان میں کام کرنا مشکل نہیں ہے منشی نادر خانصاحب نائب تحصیلدار نے اس مہینے میں تین خریدار بھیجے ہیں۔ مولوی غلام امام صاحب اور ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مولوی عبداللہ صاحب باجوہ۔ منشی رحیم بخش صاحب شیدا۔ ڈاکٹر ابوالعلی صاحب منشی عبدالحکیم صاحب پورنیان نے ایک ایک خریدار الحکم کو عطا فرمایا اور ان کے سوا صرف ۱۸ احباب انکی درخواست پر خریدار ہوئے جنوری میں گویا ۲۷ جدید خریدار ہوئے ہیں یہ تعداد بہت ہی کم ہے۔ امید کی جاتی ہے احمدی قوم کے سربرآوردہ رکن اس کمی کو محسوس کرینگے اور تلافی کی سعی۔

آمد۔ خرچ۔ یکم سے لیکر ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء تک ہر قسم کی آمدنی دفتر الحکم مالعہ ۳۹۲ روپیہ ہوئی اور خرچ جنوری ۱۹۰۵ء میں مالعہ ۳۴۱ ہوا۔ اس لحاظ سے یہ مہینا دفتر کیلئے بچت کا باعث ہوا۔

چھپائی کی مشکلات کو آسان کرنیکی فکر

کارخانہ الحکم میں چھپائی کا ذاتی کام خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے پانچ نمونہ پڑھ رہا ہے۔ چنانچہ ایک اور پریس جاری کرنیکیلئے پریسمین کی فکر کر رہا ہوں۔ مگر میں ان مشکلات کو آسان کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کرکے سردست ایک مشین کیلئے آرڈر دینا چاہتا ہوں اگر ناظرین الحکم الحکم کا **بقایا چندہ** جو دو ہزار کے قریب ہے وصول کرنے میں مدد دیں اور ہر ایک خریدار ایک جدید خریدار پیشگی قیمت دینے والا بہم پہونچادیں تو وہ بہت جلد اپنے پیارے الحکم کو اپنی مشین پر چھپا ہوا دیکھیں گے تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کچھ ممکن اور آسان ہو والا ہے۔

ریویو۔ ریویو کیلئے جو کتب ہیں اور رسالے آئے ہوئے ہیں میں جبتک پڑھ نہ لوں ریویو نہیں کرسکتا۔

تفسیر القرآن ماہواری۔ ماہواری رسالہ تفسیر القرآن چھپ رہا ہے اور خدا کے فضل سے ۵ کاپیاں چھپ چکی ہیں۔ اس رسالہ کے ساتھ سورۃ البقرہ انشاء اللہ العزیز ختم ہوجائیگی پھر سورۃ آل عمران فروری کے رسالہ سے شروع ہوگی۔ اس رسالہ میں مسئلہ سود پر عجیب بحث ہے جسمیں قرآن کریم کی شان بلند کو ظاہر طور پر رکھایا ہے۔ اس مسودہ کو دیکھکر جبکہ وہ بغرض اصلاح حضرت مولانا مولوی عبدالکریم کے پاس بھیجا گیا لکھا۔ "جزاک اللہ وبارک اللہ۔ حرف حرف پڑھا اور خوش ہوا کہ میں کوئی حرف لگایا گیا ہے ورنہ در اصل حرف رکھنے کی گنجائش نہ تھی اسلئے کہ حرف حرف اب زر سے لکھنے کی قابل ہے یا ان حرف گیر کے لئے موقع ہے اور حرف گیر دن۔ سے خدا کی پناہ!" اس سے کسیقدر اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہ رسالہ کس پایہ کا ہوگا۔ فروری کے پہلے عشرہ میں انشاء اللہ شایع ہوجائیگا۔

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ ہفتہ زیر اشاعت میں علے العموم آسمان ابر آلود رہا اور بارش بھی ہوتی رہی۔ سردی غیر معمولی طور پر چمک اٹھی۔ یہانتک کہ باوجود انگیٹھی کے موجود ہونے کی بھی ہاتھ کام کرنیکی پوری سکت نہیں رکھتے تھے

۲۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت ہفتہ زیر اشاعت میں علی العموم اچھی رہی گو شدت سردی کیوجہ سے کبھی کبھی ناساز ہوتی رہی۔ ۲۸ جنوری کو قبل ظہر آپ نے فرمایا کہ کل میری طبیعت ناساز تھی اسپر ایک الہام ہوا (وہ الہام دوسری جگہ درج ہے) خاندان رسالت کی دوسرے ممبر خدا کے فضل وکرم سے تندرست ہیں۔

۳۔ حضرت حکیم الامت کی طبیعت پہلی کی نسبت اچھی ہے ضعف اور نقاہت کی باوجود بھی درس تدریس کا سلسلہ جاری ہے اور مریضوں کی علاج میں بھی بدستور مصروف البتہ چند روز سے درس قرآن نہیں ہوسکا جسکی وجہ سردی کی بجہہ شدت تھی۔

۴۔ دوسرے بزرگان ملت کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک

۵۔ جناب سید امیر علیشاہ صاحب پاہم بیاکوٹی اعلیحضرت مسیح موعود السلام کے حضور آخر مشن سکول سے استعفا دیکر آچکے ہیں۔ اعلیحضرت نے کئی مرتبہ شاہ صاحب سے فرمایا تھا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے اب قادیان میں رہو اور دنیا کی ملازمت کو چھوڑ دو۔ شاہ صاحب نے آخر اسپر عمل فرمایا اور دار الامان تشریف لے آئے۔ شاہ صاحب کے حالات سے ناظرین الحکم واقف ہیں کہ انکو ہر روز حضوری ہوتی ہے۔ اب آپ قادیان ہی میں مقیم ہیں اور یہاں ہی بقیہ ایام زندگی گذارنے کی آرزو

تازہ الہامات

۱۹ جنوری کا جو الہام درج ہوا ہے اس کے متعلق یہ چھپنا ہے

۱۔ خواب میں کسی نے کچھ پیسے دیئے۔

۲۔ الہام ہوا۔ انی مع الرسول اقوم

۳۔ کسی کے ہاتھ میں دو لفافہ ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر جو خطوط ہیں ان سب کا مضمون ایک ہی ہے، ایک اسمیں سے بھیجدیا گیا ہے اس وقت طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا **ایک چمکا دینے والی خبر**

۴۔ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک سا نمودار ہوا جس سے تکلیف محسوس ہوئی حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوکر دم کرنیسے فوراً صحت ہوگئی۔ بسم اللہ الکافی بسم اللہ الشافی۔ بسم اللہ الغفور الرحیم۔ بسم اللہ البر الکریم۔ یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یا ولی اشفنی

تصدیق پیشگوئی

مقدمات کی فتح کی صورت میں جو عظیم الشان نشان ظاہر ہوا ہے اس کے متعلق خطوط اور تار کثرت سے آئےاور آرہے ہیں مگر بعض خطوط اس قابل ہوتے ہیں جو خصوصیت سے قابل ذکر ہوتے ہیں انہیں میں سے شیخ نور احمد صاحب بی۔ اے پلیڈر کوہاٹ کا خط بھی ہے جو میں ذیل میں درج کرتا ہوں شیخ صاحب علیگڑھ کالج کے گریجویٹ ہیں انہوں نے اس پیشگوئی کی تصدیق ہی نہیں کی بلکہ اسکے عظیم الشان معجزہ ہونیکی بھی تائید کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

یا ملکی الصفات یا بشری القویٰ

فیک دلیل علے انک خیر الوریٰ

آج میں خداوند تعالیٰ کی ستایش کرتا ہوا یہ نیاز نامہ مبارکباد متعلق فتح مقدمہ بخدمت حضرت اقدس مرسل یزدانی مامور ربانی امام الوقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارسال کرتا ہوں اور جب میں نیاز کو درگاہ الٰہی میں اس عظیم الشان الہام کے پورا ہونے پر جھکاتا ہوں جو اس نے مقدمہ کی اختتام سے قبل اپنے رسول کی زبان مبارک پر جاری فرمایا اور اسیطرح وعدہ ایزدی اپنے پورے آب وتاب اور شان وشوکت سے پورا ہوا۔ جو مومنوں کیلئے باعث ازدیاد ایمان ومخالفوں کیلئے باعث شرمساری وخسران۔ الحق۔ اس نشان فتح میں اور جس طریق سے یہ نشان ظاہر ہوا اہل نظر کیلئے مقام تدبر وتفکر ہے۔ یہ مقدمہ کیا تھا اور اسکی حقیقت کیا تھی ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی اس مقدمہ پر رائے زنی کرسکتا تھا کہ انجام فتح ہے۔ بالخصوص وہ لوگ جو قانون سے ذرا بھی مس رکھتے ہیں پورے یقین سے کرسکتے تھے کہ استغاثہ فریق مخالف چل نہیں سکتا ہے

لیکن میرے خیال میں یہ ایک امر ایسا ہے جو اس نشان کو دیگر نشانات سے جو وقتاً فوقتاً مقدمات کی شکل میں ظاہر ہوئی ممیز کرتا ہے۔ مقدمات سابقہ میں تمام پیشگوئیاں اول ہی سے فتح یابی کی تھیں۔ چنانچہ ایسا ہی وقتاً فوقتاً ظہور میں آتا رہا کہ ابتدائی عدالتوں سے ہی کامیابی ہوتی رہی۔ خواہ وہ مقدمات فوجداری تھے یا دیوانی یا ایک دہریہ منش اور نیچری مزاج کو ان آیات میں ایک موقعہ حرف گیری کا ہوسکتا تھا۔ واقعات مقدمہ۔ شہادت موجودہ۔ قبضہ فریقین عدالتہائے سرکاری کی انصاف پژوہی یہ سب ایسے امور ہیں جو نتیجہ مقدمہ پر ایک رائے کا باعث ہوسکتے ہیں۔ اور بغیر تائید الہام کے قانون دان بھی درست رائے پر پہونچ سکتا ہے لیکن اس مقدمہ میں خدا کے عالمیان نے اپنا تصرف خاص کیا یا واقعات مقدمہ ومضامین سراج الاخبار سے یہ نتیجہ لازماً پیدا ہونا چاہیے تھا کہ مقدمہ میں فتح ہوگی۔ اور قانون دان شخص تو یقین کامل سے اسا لکھ سکتا تھا کہ ابتدا ہی میں فتح ہوگی۔ پس اگر عدالت ابتدائی سے فتح ہوتی تو کوئی خاص نشان نہ ہوتا۔ جو اسکو دیگر نشانات سے ممیز کرتا جو مقدمات کی رنگ میں وقتاً ظاہر ہوچکی ہیں۔ مامور ربانی کا الہام ایک قانون دان کی رائے کے برخلاف یوں جاری ہوتا ہے "عدالت العالیہ سے بریت" اسمیں دو لفظ قابل غور ہیں (۱) عدالت عالیہ۔ (۲) بریت۔ موخر الذکر لفظ قانوناً اس بات کو چاہتا تھا کہ فرد قرارداد جرم مرتب ہوگی۔ اور اول الذکر یہ چاہتا ہے۔ کہ عدالت عالیہ تک نوبت پہونچیگی اور یہ تب ہی ہوسکتا ہے کہ جب فرد قرارداد جرم لگکر سزا کا حکم عدالت ابتدائی سے صادر ہو۔ پس اس نشان نے برخلاف دیگر نشانات کے ایک ممیز درجہ اختیار کیا ہے اگر عدالت ابتدائی بغیر فرد قرارداد جرم کے رہا کردیتی تو قانوناً بریت کا لفظ صادق نہیں آسکتا تھا۔ اور اگر بغیر سزا دیے۔ بعد فرد قرارداد جرم لگانیکے۔ بری کردیتی تو عدالت عالیہ کا مفہوم جاتا رہتا۔ پس ضرور تھا کہ نشان اس طریق پر پورا ہو جسطرح الفاظ الہام پکار رہے تھے۔

ایک قانون دان کی رائے تو یہ چاہتی تھی کہ مقدمہ ابتدائی مرحلہ ہی میں خارج کیا جاوے۔ جسکی طرف اخیر فیصلہ میں سشن جج صاحب نے صریحاً ذکر بھی کیا ہے۔ اور اگر ایسا ہوجاتا تو معترض کہہ سکتا تھا کہ واقعات مقدمہ پر غور کرنیکے بعد ایک نتیجہ لازمی جو ہوتا ہے الہام کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے لیکن اب غور کرنیوالی طبیعتیں ذرا دیکھیں۔ کہ الہام کن الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور کیا یہ انسانی قدرت میں ہے کہ اسی طور پر تمام واقعات کا علم قبل از وقت دیا جاوے۔ انسانی رائے تو اسباب کی متقتضی تھی کہ مقدمہ پہلے ہی مرحلہ میں خارج کیا جاوے۔ لیکن ملہم خدا سے خبر پاکر کہتا ہے کہ اسمیں اتنے مراحل طے کرنے ہونگے تب صادق اپنے صدق کو پہونچیگا اور کاذب اپنے کذب کا بدلہ پاویگا۔ اس الہام کے پورا ہونے سے تمام سابقہ الہامات متعلقہ مقدمات سابقہ پر کافی روشنی پڑتی ہے کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اور الہام ۔۔۔ ہوسکتا ۔۔۔ کے غور اور فکر کا نتیجہ نہیں ہے۔ اس دفعہ ہم دیکھتے ہیں کہ خارق عادت طریقہ سے الہام پورا ہوا ہے الحمد للہ کہ خدا کی وعدے تماماً پورے ہوگئے اور مرسل یزدانی کی مہک چاروں دانگ عالم میں پھیل گئی۔ الہام۔ آئینہ حق ذکا ۔۔۔ پورا ہوا۔ خدا کی نصرت میں آپ پر اور تمام صحابہ پر ہو۔ اس نیاز مند دور افتادہ کی حق میں اگر حضور پر نور جب بارگاہ الٰہی میں دعائیں فرما رہے ہوں دعا فرما دیں تو عجب نہیں بیڑا پار ہو۔ اور مرادیں حاصل ہوں والسلام نیاز کیش ۔۔۔

انجیل کا معقول اندازہ

مسٹر سی جی۔ اسٹریٹ صاحب ایم اے کے انگریزی لیکچر کا ترجمہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور داؤد کی بابت یہ کہنا ہی نہیں جا سکتا کہ اسمین اس درجہ کی پاکیزگی اور صفائی قلب موجود تھی اس بات کا صاف ثبوت ہی کچھ نہیں کہ اس نے ایک زبور بھی لکھا ہو۔ ہان ہم یہ یقینی طور پر کہہ سکتے ہین کہ بعض زبور اس کے زمانہ کے قریب تحریر ہوئے ہین۔ اور چونکہ وہ اسرائیل مین بہت خوش الحان گانیوالا تہا اس لئے یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ بعض اس کے اپنے ہی تصنیف ہون۔ لیکن اس بات کا زبردست ثبوت ملتا ہے کہ بہت سے زبور اس کے زمانہ کے بعد لکھے گئے اور بعض حالتون مین تو انکی ابتدا کے اصلی زمانہ کا بھی پتہ لگا سکتے ہین بہت سے تو انمین سے captivity کے زمانہ مین تحریر ہوئے اور بعض hanes Antiochus Epip کے وقت یعنی مسیح سے ۱۷۰ برس پہلے لکھے گئے۔

امثال کی کتاب جیسا کہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے دنیاوی دانائی کے متعلق نصائح۔ قدیم کہاوتون اور ضرب الشلون کا مجموعہ ہے انمین بہت سے عجیب تجربے اور دور اندیشی بھری ہوئی ہے خود اس کتاب کا بھی یہ دعوی نہین کہ وہ تمام حضرت سلیمان نے تحریر کی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے مجموعون کو ایک بڑے مجموعے کی شکل مین شامل کر دیا گیا ہے۔ اور یہ مجموعہ بہت دیر بعد تیار ہوا اور اسمین مختلف زمانون کی کہاوتون کو لیکر اکٹھا کر دیا ہے۔

غزل الغزلات مین ایک محض عشقیہ راگ ہے اور تسپر طرہ یہ ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس سے مسیح اور اس کے چرچ کا تعلق ہے بہت سے آدمی غلطی سے یہ سمجھ لیتے ہین کہ اس سے مسیح اور اس کے چرچ کا روحانی تعلق مراد ہے۔ اسمین عشق کی بنا پر نیکی کے روبرو وفاداری کی تعریف کیگئی ہے مگر ڈھنگ جیسا کہ چاہئے ہے نہین۔ عبارت بہت عمدہ ہے مگر طرز بیان ایک مشرقی حرم سرا کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اسے مغربی نوجوان مرد اور عورتون نے روحانی صداقت قایم کرنے کی غرض سے اختیار کیا ہے

پرانے عہدنامہ کی اصلی حقیقت اور بزرگی انکی پیغمبرون اور واعظون مین پائی جاتی ہے جن کی تحریرات مین زمانہ قدیم کے نہایت اعلی نصایح موجود ہین انمین اخلاقی طاقت اور روحانی سنجیدگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ان پیغمبران کو جنکی بعد مین بہت قدر و منزلت ہوئی ان کے زمانہ مین ملحد سمجھکر سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تہا۔ ان کا کلام قومی بد اخلاقی بے انصافی بت پرستی اور دنیاوی پن کے برخلاف تہا کسی پیغمبر کو صرف رمال یا فال گو بنا دینا اس کو گویا بہت حقیر کر دینا ہے۔ جہان عبرانی پیغمبرون نے پیشگوئی کی اسمین عموماً وہ غلط نکلے سوائے ان مقامون کے جبکہ انہون نے اپنی پیشین گوئیان اعلی اصولون اور مذہبی ترقی کے متعلق حالات تک محدود رکہین پیغمبر وہ اشخاص تہے جو بہت اونچے پہونچ سکتے تہے اور اسی سبب سے زیادہ دور اور صاف صاف طور پر دیکھ سکتے تہے۔ وہ اپنے اپنے زمانہ سے بہت آگے بڑہے ہوئے تہے۔ وہ قوم کی مذہبی ترقی کے ہراول کے سردار تہے۔ اور ان نفوس کو جو ترقی کرنے اور اپنی فضیلت اور بزرگی کو محسوس کرنے کے لئے کشمکش کر رہی تہین انکے لئے نیکی کا اعلی معراج دکہاتے تہے۔ یسعیاہ میکاہ اور حزقی ایل سے ترقی کرنے دل ابہارنیوالے پیغام پہونچے ہین۔ اور انہین صداقت کی چشمون سے حضرت مسیح نے جو ان سے بڑھکر پیغمبر تہے خوب روحانی جام پئے ہین۔ تاہم یسعیاہ کی کتاب صرف ایک شخص کی تصنیف نہین ہے۔ اس کے انتالیسوین اور چالیسوین بابون کے درمیان دو صدیون کا وقفہ ہے پہلے انتالیس باب سوائے چند غیر مسلسل فقرون کے جن سے خود ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مختلف آدمیون کی تحریر ہین۔ ایک شخص یسعیاہ نامی نے حضرت مسیح سے آٹھ سو برس پہلے لکھے ہین۔ لیکن چالیسوین باب کو ہم ایک اور شخص کی تصنیف پاتے ہین جسمین بہت زیادہ روحانیت تہی ممکن ہے کہ اس کا نام بہی یسعیاہ ہی ہو جو بیبلون کے قید کے زمانہ مین گذرا ہے اور اور پیغمبرانہ تحریرات مثلاً ذکریاہ وغیرہ کو اسطرحپر کسی اور شخص نے بعد مین اکٹھے کر کے ترتیب دی ہین۔

ہمین ٹہیک طور پر معلوم نہین کہ پرانے عہدنامہ کی بندش اور ترتیب کا کب قطعی طور پر فیصلہ ہوا یعنی یہ بات کہ کون کون سی کتابین اور ان کا کتنا کتنا حصہ یہودیونکی متبرک تحریرات مین شامل کیا جائے کب فیصل ہوئی۔ لیکن چونکہ بعض حصے اس زمانہ کے لکھے ہوئے ہین جبکہ انٹیوکس ایپیفینیز مسیح سے ۱۷۰ برس پہلے عبادت گاہ کو پلید کر دیا اسلئے پرانے عہدنامہ کی ترتیب اور بندش مسیح کے زمانہ کے قریب تک پورے طور پر فیصل نہین ہوئی تہی ان کتابون کے علاوہ جو کہ پراٹسٹنٹ عیسائیون نے اپنے پرانے عہدنامہ مین شامل کی ہین۔ رومن کیتہولک عیسائیون کی انجیل مین اور کتابین بہی شامل ہین مثلاً اپاکریفا وغیرہ اور بادشاہ جیمس کے وقت مین یہ مستند نسخہ انجیل کا جزو سمجہی جاتی تہین انمین سے بعض کی تحریر اور تعلیم ان کتابون کی نسبت جو اب پرانے عہدنامہ مین شامل ہین بہت اعلی ہے۔ اور اعتبار اور حقیقت کے لحاظ سے ان کا دعوے زیادہ زبردست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اب اوسط درجہ کے پراٹسٹنٹ عیسائی ترش رو واعظ پر تو یقین رکہتے ہین مگر Ecclesiastes کے دل ابہارنیوالے الہام کے قایل نہین ہین۔ وہ نفسانی غزل الغزلات کو تو مانتے ہین اور سلیمان کی پر دماغ دانائی سے منکر ہین وہ تواریخ کی کتاب مین تو یقین رکہتے ہین لیکن میکابیس کی پہلی کتاب سے انکار کرتے ہین۔ ایک کشادہ اور فراخدل والا آدمی ہر ایک کتاب کی اسکی خوبیون کے مطابق قدر کریگا۔ خواہ وہ پرانے عہدنامہ کے ضوابط مین ہو یا نہ ہو۔ جو قصے بالکل کہانی اور روایت کے طور پر ہون گے انہین وہ نہین مانے گا اور جنپر صداقت اور اعتبار کی مہر ہے وہ انہین ضرور قبول کرے گا۔

(ب) نیا عہدنامہ۔ یہ عہدنامہ اپنی ابتدا کے لحاظ سے پرانے عہدنامہ سے بالکل مختلف ہین۔ اسمین پرانے عہدنامہ کیطرح ایک قوم کی تواریخ کے متعلق قصہ کہانیون اور روایتون کا مجموعہ نہین بلکہ اسمین ایسی علمی تحریرات ہین جو باوجود اسقدر عرصہ گذر جانے کے اور اسقدر بحث مباحثہ اور چیر پہاڑ کے ابتک برابر موجود ہین۔ نئے عہدنامہ مین خاص کر مسیحی جماعت کے متعلق مختلف حالات اور اسکی تعلیم کے مختلف پہلو مندرج ہین۔ اور نیز اس کے بڑے بڑے پیروؤن کے کارنامون کا ذکر ہے۔ مذہب عیسوی کے قدیم واعظین کی طرف سے ان ابتدائی فرقون کیطرف جو اپنی زندگی کے لئے کوشش کر رہے تہے خطوط کا سلسلہ ہے۔ اور انمین انہین موقعہ بموقعہ حوصلہ دلایا ہے اور حسب موقعہ برا بہلا بہی کہا ہے۔ علاوہ ازین اسمین دنیا کے خاتمہ کا خیال بہی موجود ہے جو قدیم عیسائیون اور نیز خود مسیح کے خیال کے مطابق جلد آنے والا تہا۔

اب ہمین یہ معلوم ہو گیا ہے کہ کسطرحپر پرانا عہدنامہ ایک قوم کی مذہبی زندگی سے قدرتی طور پر پیدا ہو تا گیا۔ اور اسیطرحپر ہندوؤنکی وید اور دنیا کی اور کتب مقدسہ بہی پیدا ہو گئین۔ دنیا کی بہت سی کتب مقدسہ نئے عہدنامہ کیطرح کسی مہان پرش یعنے پیغمبر کے زمانہ سے شروع ہوئین۔ بدھ مذہب کی کتب مقدسہ تین پٹاریان مہاتما بدھ کے کارنامون اور کلامون کا مجموعہ ہے اور قرآن حضرت محمد صاحب کے ہاتھون مین سے آئی۔ ایک حالت مین مہاتما بدھ اور دوسری حالت مین محمد صاحب مرکز تہے اور نئے عہدنامہ کا مرکز مسیح ہے۔

یہ سمجھ لینا کچھ مشکل نہین ہے کہ یہ متبرک کتابین کسطرح ظہور مین آئین۔ مسیح کی حالت لو۔ یہ رہبر دنیا مین آیا اور اپنے زمانہ کی زندگی پر اپنا وسیع اثر ڈالا اور اپنے گرد جان نثار رہبرون کا ایک گروہ جمع کر لیا اور اس زمانہ کی ضرورتون مین اسکی توجہ ایسی محو ہوئی کہ اس نے اپنی زندگی کے بعد اپنا اثر قایم رکہنے کے امکان کو بالکل قطع نظر کر دیا اور اس نے اپنی تعلیم کو قلمبند نہین کیا اور وہ لوگ جو ہر وقت اس کے ساتہہ رہتے تہے۔ وہ بہی ایسے محو ہو گئے۔ کہ انہون نے ایسا کرنے کی ضرورت کو محسوس ہی نہین کیا۔ پہر جب وہ سخت مخالفت کا شکار ہو چکا اور جلد یا اور اپنی موت مین اپنی زندگی اور تعلیم کی سب سے بڑہکر فضیلت کا ثبوت دیا تو جب اس کے پیرو اسکی موت کی سخت صدمے سے ذرا سنبھلے تو یہ خواہش کرنے لگے کہ کچھ نہ کچھ تحریر اسکی تعلیم کی رکہنی چاہئے اسوقت اس کے الفاظ ان کی یاد داشت سے اتہ گئے تہے بعض کے اصلی معنے یا تو خبط ہو گئے۔ یا مریع الاعتقاد اور خیالی دنیا مین رہنے والے معتقدون نے اس کے کلام مین بیہودہ ایزادی کر دی۔ اور اب یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ لوگ جو اس رہبر کے بہت قریب رہتے تہے جو کچھ انہین اس کے کلام اور کام کی بابت یاد ہو تحریر کرین۔ (باقی آئندہ)

ایڈیٹر اہلحدیث کے نام خط

وفی شرف الحدیث دلیل صدق
لمختبر علی شرف القدیم

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔

آپ اپنے پرچہ اہلحدیث میں ہمارے فارسی اشتہار امام مہدی پر نکتہ چینی فرماتے ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم اختصار کے ساتھ جواب عرض کریں۔ نہایت افسوس کے ساتھ اظہار کرتے ہیں کہ آپ نے مشتہر سے تجاہل کر کے ہمارے نبی موعود احمد قادیانی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب قرار دیکر خوب گالیاں دی ہیں۔

میرے نزدیک اس طرح کا سب و شتم آپ جیسے **مولوی فاضل** کی شان کے مناسب نہ تھا یہ شیوہ تو کسی گستاخ دریدہ دہن کا ہونا چاہیے تھا بہرحال ہم تو نہ بابا صاحب کی اس ناشایستہ حرکت سے اعراض کر کے اصل مطلب پر حسب ذیل عرض پرداز ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ اشتہار مذکور میں کیوں یہ دعوے شایع نہیں ہوا کہ مرزا صاحب کرشن بھی ہیں اسکا جواب دو طرح پر گذارش ہے

اول۔ یہ اشتہار خاکسار نے اسوقت شایع کیا تھا جبکہ ابھی سیالکوٹ کی تقریر شایع نہوئی تھی۔

دوم۔ مرزا صاحب حضرت کرشن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت لیکر اہل ہنود کی اصلاح کیلئے آئے ہیں جیسا کہ مہدی علیہ السلام ہو کر مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کیلئے تشریف لائے ہیں، سو جبکہ بلاد اسلامیہ میں ہمارے مخاطب اہل ہنود نہیں تو اس دعوے کا شایع کرنا کیا معنے رکھتا تھا۔

پھر آپ اور اعتراض کرتے ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے کہ گویا ہم نے اپنے فارسی اشتہار میں غلام دستگیر کا مباہلہ جھوٹا واقعہ لکھا ہے مولوی غلام دستگیر نے نہ اپنے لئے بددعا کی ہے اور نہ مقابلہ میں دونوں میں سے جھوٹے کی موت مانگی ہے اور نہ مرزاجی کے سچے ہونیکا ذکر ہے وہ اپنی کتاب فتح رحمانی میں یوں لکھتا ہے۔

دعاؤ التجا اس فقیر قصوری کی جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما اگر یہ توبہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین انک علےٰ کل شیئ قدیر۔ وبالاجابۃ جدیر انتھی۔ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر مولوی غلام دستگیر نے مباہلہ کیا تو سخت غلطی کی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم کا فعل دوسرون کیلئے حجت نہیں اور نہ اس سے مرزاجی کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔

اما الجواب۔ گذارش یہ ہے کہ یہ تو آپنے بہت صحیح اور درست فرمایا کہ مولوی مذکور نے غلطی کی۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ واقعی اس نے سخت غلطی کی۔ مولوی صاحب ہم نے کب کہا کہ اس نے غلطی نہیں کی۔ اگر وہ غلطی نہ کرتا۔ تو ایسی موت سے کیون مرتا۔ رہی آپ کی یہ بات کہ اس کا فعل حجت نہیں اور نہ اس سے مرزاجی کی صداقت ثابت ہو سکتی ہے سو یہ بات آپکی رد کرنیکے قابل ہے کیونکہ ایسے قاعدہ کی بنا پر آپ فرما سکتے ہیں۔ کہ بدر کے دن جو ابوجہل نے من کان منا کاذبا فاحنہ فی ھذا الموطن کہا تھا۔ اسمین اسنے غلطی کی اور مولوی ابوجہل (جسکو لیکھرام ابوالحکم لکھتا ہے) کا فعل دوسرون کیلئے کوئی حجت نہیں اور نہ اس سے معاذ اللہ سیدالکائنات خاتم النبیین کی صداقت ثابت ہو سکتی تو آپکے اس منطق پر کوئی مسلمان صاد نہیں کریگا علاوہ بر آن ہماری حجت اور دلیل خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ مولوی غلام دستگیر کا فعل اسکی بددعا تھی جو اس نے کی مگر اسکو موت دینا اور ہمارے مرزاجی کا صدق ظاہر کرنا۔ ہمارے مولیٰ کریم کا فعل تھا۔ جسپر ہمکو ناز ہے اور جو ہماری حجت و برہان ہے۔ تمہاری مولویت تو تب ثابت ہو کہ کوئی اصل جدید وضع کرو کہ جناب الٰہی کا فعل بھی حجت نہیں اور نہ اس سے مرزا کی صداقت ثابت ہو سکتی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ غلام دستگیر نے بددعا نہیں کی نہ جھوٹے کی موت مانگی نہ مباہلہ کیا۔ اتنی بات کیلئے ہمیں آپ کی ہی منقولہ عبارت صفحہ ۲ کافی ہے۔ ذرہ عقل سے کام لیں کہ ہمیں فارسی اشتہار میں غلام دستگیر کے مباہلہ کا خلاصہ پیش کرنا مقصود تھا۔ کوئی اردو کا فارسی میں لفظی ترجمہ کرنا ضرور نہ تھا اب اگر ہمارے اشتہار کا مطلب تمہاری ہی عبارت مندرجہ پرچہ اہلحدیث سے ثابت نہو۔ تو ہم تحریری وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپکو ہرگز غبی الطبع اور کم فہم قرار نہیں دینگے۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ **فقطع دابر القوم الذین ظلموا** اگر بددعا نہیں تو کیا ہے اگر ہے تو کس کیلئے۔ اسمین اگر وہ ظالم کی موت مانگتا ہے تو اسکی نظر میں وہ کون ہے۔ اپنے آپکو حامی دین متین ظاہر کرتا ہے مرزا صاحب کو جھوٹا جانتا ہے۔ پھر فقطع دابر القوم الذین ظلموا کی بددعا کرتا ہے۔ اور اب بھی آپ کہتے ہیں کہ اس نے بددعا نہیں کی جھوٹے کی موت نہیں مانگی۔ تو کیا اس نے راستباز کی موت مانگی ہے تعجب ہے۔ ایسی موٹی باتوں کو اگر آپ نہیں سمجھ سکتے تو واقعی ہم آپکے مقابلہ میں دلائل پیش کرنے سے عاجز ہیں۔

ولیس یصح فی الافہام شیئ
اذا احتاج النھار الیٰ دلیل

پھر آپ قبولیت دعا وغیرہ کے متعلق وہی لایعنی باتیں کرتے ہیں جو مدت سے آپ کا طریق ہے۔ سو اس کا جواب ہم کیا دیں۔ بجز اس کے۔ کہ

آنکس کہ بقرآن وخبر زو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش ندہی

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں قادیان میں آیا اور بر سر میدان نکلا۔ اور یہ کیا اور وہ کیا۔

سو گذارش یہ ہے کہ اسمین ہمیں کیا کلام ہے آپکا قادیان میں آنا کوئی مشکل بات نہیں۔ بیشک آپ قادیان میں تشریف لا کر آریون کے مہمان ہو سکتے ہیں۔ پھر واپس امرتسر جا سکتے ہیں۔ یا آپ کو مغالطہ دے سکتے ہیں۔ سو اسطرح پر یہاں آنا کوئی بہادری نہیں۔ یہ ٹیکہ والے ہر روز آتے ہیں کئی قسم کے بیمار مولوی نورالدین صاحب کے پاس علاج کیلئے آتے ہیں آپ کے آنے میں کوئی خصوصیت نہیں ہاں جس **طریق** فیصلہ کی بنا پر بلایا گیا تھا اور دعوت کیگئی تھی اسے آپنے کہاں تک اختیار کیا؟ یہ امر پبلک کو معلوم ہو چکا ہے۔

راقم عبداللہ کشمیری۔

"احمدی فقہ"

اس عنوان سے الحکم کے ایک معزز ناظرین نے مندرجہ ذیل خط الحکم کو بھیجا ہے میں بجنسہٖ چھاپتا ہوں۔ ایڈیٹر

یعقوب الاسلام علیکم السلام مندرجہ بالا عنوان کی نسبت کچھ خیالات مدت سے میرے دماغ میں گردش کرتے تھے۔ مگر ابھی تک پبلک میں ظاہر کرنیکا موقع نہ ملا۔ زیادہ تر یہ وجہ ہے کہ میں نے اپنے محسن کریم اللہ کو اس بارہ میں کچھ لکھا تھا۔ مگر آپنے جواب دیا ابھی حضرت علیہ السلام کی توجہ موجہ دیگر انبیا کیطرح اصلاح عقاید کیطرف ہے ادہر توجہ کرنیکا وقت نہیں آیا۔ اب آپکی کتاب نماز اور اسکی حقیقت کا اشتہار دیکھکر پھر مجھے تحریک ہوئی اور میں اپنے قلم کو مندرجہ ذیل سطور لکھنے بغیر روک نہیں سکتا۔ بات یہ ہے کہ ہرچند ہمارے اعمال میں جو اختلاف ہے وہ بھی حضرت مسیح موعود کا ایک اعجازی نشان ہے کہ دیکھو کسقدر مختلف الخیال لوگوں کو ایک سلسلہ میں منسلک کر دیا ہے مگر پھر بھی نہایت ضروری ہے کہ امام الحکم عادل کیطرف سے ان متنازعہ فیہا مسایل کا فیصلہ ہو جسمیں شافعی۔ مالکی حنفی حنبلی کا اختلاف رہا ہے کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ چاروں اقوال درست ہوں گو ہمارے لیے حضور علیہ السلام نے ایک قاعدہ فرما دیا کہ پہلے قرآن پھر صحیح حدیث پھر فقہ حنفی۔ مگر پھر بھی کسی مسئلہ میں فیصلہ کر دینا ہر کس و ناکس کا کام نہیں بلکہ یہ کام اگر ہے تو خود امام ہمام علیہ السلام کا یا ہمارے بزرگ مولوی سید محمد احسن کا۔ کیا تعجب کہ وہ اس ضروری عرض کو قبول فرما کر اسطرف توجہ فرمائیں اور مختصر احمدی فقہ ترتیب دیں۔ اب چونکہ انکی توجہ کرنے میں ابھی دیر ہے اسلئے آپ ہی سابق بالخیر بنیں اور نماز اور اسکی حقیقت کتاب زیر تصنیف میں کم از کم نماز کے مسایل تو لکھدیں تا کہ جو لوگ دارالامان میں رہنے سے محروم ہیں آگاہ معلوم ہو جائے کہ امام کا کیسا عمل ہے بعض مسایل تو آپنے لکھدیئے ہونگے مگر میں جانتا ہوں کہ مسایل کو **بالدلایل** لکھا جاوے اور ہر فیصلے کا ماخذ بتایا جائے۔ تا کہ ایک احمدی دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ وجہ ترجیح بیان کر سکے۔ مثلاً میں عرض کرتا ہوں۔ کہ حنفی مذہب ہے کہ جو پانی دہ در دہ سے کم ہو اسمیں اگر تھوڑی سی نجاست بھی پڑے تو پلید ہو جاتا ہے اور شافعی مذہب ہے کہ پانچ مشکوں سے زیادہ پانی ہو تو نجاست پڑنے سے کبھی پلید نہیں ہوتا۔ اور مالکی مذہب ہے کہ جبتک رنگ و بو نجاست سے نہ بدلے۔ پانی پلید نہ ہوگا۔ ہر سہ مذاہب اپنی اپنی تائید میں احادیث صحیحہ پیش کرتے ہیں حنفی دلیل ہے کہ فرمایا رسول کریم صلعم نے ماء دائم میں کوئی **بول** نہ کرے اور نہ کوئی جنبی نہاوے (اس سے منع فرمایا کہ پانی نجس ہو جاتا ہے) شافعی دلیل ہے کہ قلتین سے زیادہ پانی ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ مالکی دلیل ہے کہ بیر بضاعۃ کی نسبت دریافت کیا گیا کہ اسمیں ٹیلیاں وغیرہ پڑتی ہیں اور چھوٹے حوضوں کی نسبت کہ اسمیں کتے وغیرہ پانی پیتے ہیں تو فرمایا آنحضرت صلعم نے کچھ مضائقہ نہیں۔ چوہا وغیرہ کنوئیں میں مریں تو حنفی اس پانی نکالنے میں اوقات آثار صحابہ سے دلیل لاتے ہیں اور اصول سے ثابت ہے۔ کہ صحابی کا قول حجت ہے اور موقوف بھی حکم مرفوع میں ہے اہل حدیث کہتے ہیں کہ حنفیوں کا ڈول تو سیانا ہے جو نجس پانی نکال لیتا ہے اب آپ فرمایئے کہ ایک طالب حق اس موقعہ پر کیا کرے اور کیوں وہ آستانہ حکم پر نہ گرے۔ اس سے آگے وضو اور پھر وضو کے نواقض کیطرف خیال فرمایئے کسقدر اختلاف ہے خون کے بہنے سے اور نماز میں قہقہہ کرنے سے حنفیوں کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر شافعیوں کے نزدیک نہیں الرفین کے پاس

سچے اور حقیقی عقاید پر عمل کرنے کیلئے اوّل علم صحیح کی ضرورت ہے

ازالہ اوہام دو حصہ بے نظیر کتاب حضرت سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جسمین اپنے دعوی کے متعلق نہایت شرح و بسط سے کام لیا ہے اور مخالفون کے اعتراضوں کو نمبروار توڑا ہے۔ قیمت عہ

آریہ دہرم آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرۃ حجۃ اللہ نے بطشت از بام کر دیا ہے خصوصیت کیساتھ مسئلہ نیوگ کے تلخ تر نتائج کو کہول کر دکہایا اور آریہ کے ان اعتراضوں کا جواب بھی جو وہ اسلام پر کرتے ہین قیمت ۸؍

نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا ...

... قیمت ۸؍

حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ... حضرت کے تیس سالہ پرانے مضامین ... قیمت ۲؍

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرۃ خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے قیمت ۳؍

تحفہ سلطنت اسمانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۸؍

نور القرآن حصہ دوم عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۳؍

فاضل امروہی کی تصنیفات

مندرجہ ذیل کتب کیلئے اسیقدر کہہ دینا کافی ہے کہ وہ امام فن مناظرہ فاضل امروہی کی تصنیفات ہین۔

تحذیر المومنین مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو فتوی کفر حضرت مسیح موعود کے خلاف تجویز کیا تھا اور جو عقاید پیش کئے تھے اسکا کافی ووافی جواب ایک قابل دید کتاب ہر ایک احمدی کے پاس ہونی چاہئیے۔ قیمت ۸؍

شمس بازغہ پیر مہر علی شاہ گولڑی کی کتاب شمس الہدایہ کا لاجواب جواب۔ قیمت ۱۲؍

تفسیر سورہ تبت سورۃ تبت پر آریہ کے اعتراضوں کا جواب اور سورۃ مذکور کی عجیب تفسیر قیمت ۸؍

سوال السبیل نمبر ۱ ایک ہندوستانی مولوی کی نکتہ چینی کتاب ... قیمت ۸؍

رد نسخ و شیعہ حکیم الامتہ کی اچہوتی تحریر۔ قیمت ۲؍

ایڈیٹر الحکم کی تالیفات

تفسیر القرآن پارہ اول۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے

غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے صدہا خطوط اظہار پسندیدگی بھیجے گئے ہین۔ یہانتک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر بھی اس کو قبولیت ہو گئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

تفسیر القرآن پارہ دوم۔ بطور رسالہ ماہوار یہ تفسیر ناظرین تفسیر کے بعد اصرار پر بطور رسالہ ماہواری طبع ہونی شروع ہوئی تہی لیکن مقدمات کی وجہ سے بعض خارجی اسباب ایسے پیش آئے کہ دو نمبر نکلنے کے بعد سلسلہ بند ہو گیا لیکن اب انشاء اللہ عنقریب سلسلہ بدستور جاری ہونے والا ہے گذشتہ دو نمبرونکی قیمت ۸؍ اور سالانہ قیمت ۱۲؍

سلک مروارید۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مین اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح اور انمین سلسلہ عالیہ کی تعلیم کو عام کرنیکی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکہا گیا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے۔ قیمت ۲؍

رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء دار الامان مین ۱۸۹۷ء مین دسمبر کے اواخر مین ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تہا جسمین حضرت حجۃ اللہ نے تین زبردست تقریرین بیان فرمائین اور حضرت حکیم الامتہ اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے قرآن کریم کے معارف پر اچہوتے لیکچر دیئے یہ سب تقریرین یکجا جمع ہین علاوہ برین رپورٹ کے شروع مین ایڈیٹر نے ایک قابل دید انٹروڈکشن لکہا ہے قیمت ۱۲؍

الانذار حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۸ء کو قادیان مین ایک جلسہ طاعون کے متعلق کیا تہا جسکی قابلقدر تجاویز گورنمنٹ پنجاب نے بہی شکر گذاری کا اظہار فرمایا تہا اس جلسہ کے حالات حضرۃ حجۃ اللہ اور حکیم الامتہ کی تحریرونکا مجموعہ۔ قیمت ۴؍

اصلاح النظر۔ حضرت حکیم الامتہ کے خاص ارشاد پر ایڈیٹر الحکم نے ایک آریہ کے اعتراضات متعلقہ قصہ آدم کا جواب جس کو حضرت حکیم الامتہ نے نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اصلاح بہی فرمائی۔ قیمت ۲؍

متفرق کتابین

قصیدہ ضو الابلالاسرار قیمت ۸؍ وفات مسیح پنجابی نظم قیمت ۱؍
فیض احمدی (درود شریف پر پنجابی نظم) قیمت ۱؍

شیخ عبد الحق نو مسلم کی قلم سے

برہان الحق (عیسائی مذہب کی حقیقت کہولی گئی ہے) ۳؍
دعوۃ الحق نمبر ۱۔ انجیل کی حقیقت قیمت ۱؍

میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی تصنیف

النصح (نظم مین عبد مومن کیخواہش نشانات) قیمت ۲؍

مسلمانون کا خدا اور اسکے حضور مین دعا مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۱؍

نمونہ قرآن مجید جو قاعدہ یسرنا القرآن کیموافق دو پارے چہاپے گئے ہین۔ قیمت ۳؍

پورے سٹ کے خریدار سے صرف آٹہ روپیہ علاوہ محصولڈاک لئے جاوینگے

المشتہر منیجر اخبار الحکم قادیان

دفتر الحکم کی عجیب و غریب کتابین جو زیر طبع ہین

(صرف دفتر الحکم قادیان سے ہی ملینگی)

(اس اشتہار مین مین ان کتابون کا نام لکہونگا جو مرتب ہو رہی یا چہپ رہی ہین)

(۱) **مراۃ الجہاد**۔ سید وزارت حسین صاحب احمدی مونگیری کی ایک عجیب و غریب کتاب ہے جو مسئلہ جہاد پر سیر کن بحث اپنے اندر رکہتی ہے ۴۰۰ صفحہ تک پریس مین آچکی ہے یعنے چہپ رہی ہے۔

(۲) **حضرت ابوبکر صدیق کی لائف** ایک مصری کتاب کا اردو ترجمہ مع مفید نوٹون اور حواشی کے یہ کتاب بہی چہپ جانے پر قابل دید کتاب ہوگی۔

(۳) **نماز کی حقیقت** دوبارہ چہپنی شروع ہوئی ہے

(۴) **فوز الکبیر کا اردو ترجمہ** شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بے نظیر کتاب اصول تفسیر مین جس پر مترجم نے عجیب اور مفید حواشی بڑہائے ہین حضرت حکیم الامتہ کی اصلاح سے شایع ہوگی قرآن مجید کے مشکل الفاظ کا ایک فرہنگ بہی جسکے ساتہہ ہوگا۔ اس فرہنگ مین وہی معنے عموماً درج ہونگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ سے مروی ہین۔ اور جہان ممکن ہوگا امام حجۃ الاسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات بہی چہپے جاتین

(۵) **سلک مروارید کا دوسرا حصہ** جو لوگ موتیون کی لڑی کا پہلا حصہ پڑہ چکے ہین انکے سامنے اس حصہ کے متعلق لکہنے کی ضرورت ہی نہین۔

(۶) **مکتوبات احمدیہ** حضرت امام الملۃ کے خطوط ان کتابون سے نمبر اول و سوم و پنجم پریس مین ہین یعنے لکہی جا رہی اور چہپ رہی مین نمبر اول قریب الختم ہے نمبر ۵ وہ شروع مین ... ہو چکی۔ نمبر ۲ و ۴ کا کسیقدر کام ابہی باقی ہے۔

خریداران الحکم مین سے اگر ان کتابونکو کوئی شخص لینا چاہتا ہو تو اطلاع دیدے ... چہپتی جاوینگی بذریعہ وی پی ارسال ہوتی رہینگی۔

ایڈیٹر الحکم قادیان

الحکم کے گذشتہ سالون کے فائل دفتر الحکم سے منگواؤ

خریداران الحکم توجہ فرماوین

دسمبر ۱۹۰۴ء کا آخری پرچہ اور جنوری ۱۹۰۵ء کا پہلا پرچہ بعض اصحاب کے نام وی پی کیا گیا تہا مگر تجربہ ہوا کہ ۷ اور ۱۷ جنوری ۱۹۰۵ء کی پرچے معمولی طور پر بہیجے گئے۔ اب مہربانی فرماکر جواب خود ہی بہیجدین

پانچ سال کا عرصہ ہوا جب سے سرمہ نورکا ہزاروں ڈاکٹر اور حکیموں کا اتفاق ہے کہ سوائے قدح ابتدائی نزول الماء والوں کو بھی چنگا کر دیتا ہے کیا صفت اثر رکھتا ہے۔ جالا۔ پھولا۔ سبل۔ پانی جاناغبار۔ غرض ہر قسم کی بیماری جڑ سے کھوتا ہے۔ سرمہ استعمال کیجئے اکسیر قیمت بغرض فائدہ عام سرمہ فی تولہ عیر فوائد کی دو چند یا بیشی اگر تیل ہوگی دوسرا سرمہ فی تولہ ہر کا کالی اکسیر اور سرمہ سیاہ بھری کا نمونہ صرف ۸ کے ٹکٹ بھیجنے پر روانہ ہوگا

نوٹ ضروری۔ تمام فرمائشیں سرمہ ترمیل و منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ عالی جناب ترک یکے بھیجی جاویں

مختلف امراض چشم ککرا و میں نے خود تجربہ کیا۔ اور کئی ڈاکٹر اور حکیموں نے تجربہ کیا۔ نزول الماء جسکے بابت عام طور پر [illegible] اور کوئی علاج نہیں فی الواقع یہ بہت صحیح رائے ہے مگر اس سرمہ کو لگائیے اور استعمال کیجئے۔ پھر دیکھئے یہ بیش بہا جواہرات موتیا بند۔ پڑبال۔ سرخی۔ ناخونہ وغیرہ کو تو بہت ہی سود مند ہے حالت مرض میں لگانے سے بچوں کو استعمال کرانے ہر حال میں اور سرمہ بھری سیاہ قیمت ۱؎ درج [illegible] ذمہ خریدار

المشتہر محمد عباس علی آلراک سرمہ نور کاکوری

کارخانہ

مفرح [illegible]

[illegible]



اعلیٰ درجہ کا مقوی اور مصفی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر بلا تشبیہ حکمی مصفیات بدن کا مجموعہ ہے ایک گرجوا جسکے چار اجزاء ہیں شیشی کی دوا میں ہر ایک جزو بہنے خون کو نہایت صاف کرکے تمام بلدی اور خونی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سکرہ ہر ایک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں یا رسوبا رودوا و شامست اور جوہر ہر شیشی ۸ خوراک چار شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور جوان اور بوڑھے سبکو تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چوبچینی وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ۔ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو سیفلس فالج۔ کھانسی۔ بخار۔ پیچش و اسہال سے محفوظ رکھتا ہے آتشک۔ سوزاک۔ گٹھیا۔ خارشت۔ داد۔ اگزیما۔ پھوڑا پھنسی۔ سفید داغ جذام کو دور۔ ناسور۔ کٹھمالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کیلئے صاف کر دیتا ہے ۳۲ خوراک کی چار دن شیشیاں ایک ٹین کبس میں مقفل کرکے بھیجی جاتی ہیں طریق استعمال کا پرچہ ہمراہ ہوگا قیمت فی بکس ۵ محصولڈاک کیو پیہ پچیہ آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات۔ متعدد جڑی بوٹیوں اور تمام مفید دواؤں و میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا ہے اول درجہ کا مقوی معدہ و ہاضم غذا و دافع قبض و بد ہاضمی اور یہی سبب ہے کہ پیدا کرنیوالا اور خون صالح بافراط پیدا کرکے از سر نو طاقت بخشنے والا اور کتنے ہی دنوں کا پرانا اسہال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا بہت قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے بے اولاد اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل نمک استعمال کرنے سے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہئے قیمت فی شیشی ۱۴ خوراک ایک روپیہ و محصول ایک آنہ و قیمت فی بوتل جس میں ۵۱۲ خوراک یعنی ۱۲ شیشی نمک رہتا ہے پانچ روپیہ محصول ڈاک پیکنگ عہ ہر دوا ادویہ کا فائدہ کامل حاصل کیا ہے قیمت ۸ شیشی عہ و تین شیشی [illegible] اور ایک شیشی [illegible] وغیرہ [illegible]

[illegible] نمک کا بھی تجربہ کیجئے اسکا فائدہ انتہا ہے سے سہل نمک سمجھئے یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا کی اشتہا نہیں ہو کہ نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی ضعف معدہ [illegible] وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ پیچش۔ اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا۔ درد سر کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی جریان [illegible] سوداوی امراض مثل آتشک و سوزاک۔ جلدی امراض مثل خارشت و داد۔ سفید داغ اور اجرائے خون ماہواری و بادگولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے بچوں کی دانت نکلنے کی حالت میں نہایت ہی مفید ہے دل اور دماغ کو [illegible] طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے صاف کرکے معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرکے انکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے [illegible]

[illegible] احتیاط اور التزام کیساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجائے تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور نیا خون اور گوشت عموماً بدن انسان میں پیدا ہو سکتا ہے جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور رونق [illegible] یہ مسلم ہے کہ تمام بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے اسکا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت [illegible] کسی قسم کی کمزوری [illegible] دفع ہوکر انسان موٹا اور تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔

طاقت پیدا کرنیکی عمدہ دوا یعنی معجون مقوی [illegible] ہر قسم ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ دل دماغ گردہ یعنے اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کرکے دل اور دماغ میں اعلیٰ درجہ کی تقویت پیدا کرتی ہے بصارت و حافظہ و ذکاوت کیلئے سریع التاثیر ہے قیمت فی بکس جسمیں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲

گٹھیا کی اکسیر دوا یعنے روغن اوجاع کیسی ہی سخت گٹھیا یا عرق النسا ہو یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو چند روز میں اس تیل کے استعمال سے درد و ورم اور تمام تکلیفات بالکل دفع ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۴

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنے سرمہ نوری۔ اصلی ماميرا اور ایک سفید اور مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے جالا۔ الارسبل۔ دھند۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پروال۔ کھجلی۔ پانی بہنا۔ سرخی چشم۔ دید کمزور وغیرہ غرض آنکھوں کی بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوانوں کیطرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو عمر کیلئے قائم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان اور خوشبودار منجن۔ دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزا ہے اگر انمیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس سے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری و لازمی ہے اس منجن کو آپ چند روز ملئے پھر دیکھئے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا اور تمام دانت موتی کیطرح چمکنے لگینگے دانتوں کو کیڑے ہیں اور مسوڑے کے ورم اور درد اور خون مسوڑوں سے بہنے اور منہ و زبان کے تناسور کے رفع کیلئے یہ منجن اکسیر ہے قیمت فی بکس مع پیکنگ و محصولڈاک ۵؍ عہ

[illegible] آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ گٹھیا۔ طحال۔ خارشت۔ خفقان قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم اور پھوڑے کیلئے مرہم اور نیز مخصوص عورتوں کیلئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کیساتھ ہو رہا ہے دو پیسہ کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جسمیں کل دواؤں کی تفصیل حالات و طریق استعمال و سرٹیفکٹ وغیرہ درج ہیں آپ اپنا نام اور پتہ و ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور جو ریلوے سٹیشن قریب ہو تو اسکو بھی لکھئے ہمارا پتہ یہ ہے۔ **شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال تعیشگنج شہر بنارس**۔ **نوٹ** ہمکو مندرجہ بالا دواؤں کی فروخت کیلئے ہندوستان میں [illegible]

کارخانہ احمدی مسرت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے۔ بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہو گئے بلحاظ قدامت اب ترقی ہوگئی ہے اور عطر تیل وغیرہ لوازمات صنائع سے طیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کلکتہ انجمن اسلامیہ کے شائقین بطور نمونہ منگوا کر طلب کرتے ہیں

راقم محمد عبدالستار سوداگر تاجران عطر قنوج

سچائی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی ہو بچانے کیلئے صرف ایک عمدہ ذریعہ ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ کارخانہ ہذا مفت بھیجا جاوے (سونے چاندی کی گولیاں) جو اعلیٰ درجہ کی مقوی دل و دماغ و معدہ و باہ۔ اور مصفی خون ہیں اور جوان اور بوڑھوں کیلئے مفید ہیں کی بڑا امتحان کیا ہے اکسیر میں قیمت مجرب کا بکس عہ روپیہ عہ کا دو (مثل مراد) یہ ایک نہایت نفیس عمدہ قسم کی مٹھائی ہے جو مشک و عنبر مقویات و ادویات وغیرہ جات سے مخلوط کر کے تیار کیگئی ہے جو حلق سے اترتے ہی اپنا اثر دکھانا شروع کرتی ہے اور رقت و جریان و کثرت احتلام وغیرہ کو دور کرکے عیب و چالاک بنا دیتی ہے اور مقوی دل و دماغ و معدہ و جگر ہے ان اعضاؤں کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہے واسطے آزمایش بکس خورد بارہ خوراک عہ بکس اوسط ۴۰ خوراک عہ بکس کلاں جو ایک دن کو کافی ہو عکہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

ایک نظر ادہر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنے سے روانہ ہوگی۔ تازہ تیل یہ تیل خاص ہمارے کارخانہ سے ایجاد ہوا ہے بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے نزلہ آنکھوں درد سر وغیرہ کیلئے مفید ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا النسیم قنوج

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالک کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ہندوستان میں ڈسمبر کا آخری ہفتہ

نمبر (۶)

یسوع کی یہ فعلی شہادت ثابت کر رہی ہے کہ باوجودیکہ اس نے توبہ کا بپتسمہ پایا۔ باوجودیکہ انجیل نویسوں نے کبوتر کی صورت میں روح القدس کا نزول اسپر تسلیم کیا لیکن بپتسمہ کے بعد ہی نزول روح القدس کے ساتھ ہی شیطان اسے جنگل میں لے گیا۔

اس قولی اور فعلی شہادت کے بعد مجھے ضرورت نہیں کہ میں اس مضمون پر زیادہ بحث کروں انجیل یسوع ناصری کی اگرچہ مکمل لائف نہیں تاہم جسقدر ہے وہ اسکے حالات زندگی پر روشنی ڈالنے کیلئے کافی ہے۔ اسکو پڑھکر کوئی شخص یقین نہیں کر سکتا کہ یہ شخص ایک متدین، متورع اور انسان کی مکمل اور پاکیزہ زندگی کا نمونہ ہو۔ اخلاقی عیوب اور کمزوریاں یسوع کی انجیل کے متعدد مقامات سے ثابت ہیں کوئی عیسائی انکار کرے تو میں انشاء اللہ العزیز دکھانے کو طیار ہوں۔

میں سچ کہتا ہوں کہ انجیل موجودہ انسانی زندگی کے لوازمات اور اسکی اخلاقی معاشرتی تمدنی اور سیاسی کسی پہلو پر قطعاً کوئی روشنی نہیں ڈالتی ہے اور جس رنگ اور راہ سے دیکھو نامکمل اور ادھوری ہے۔

اب جس قوم کا لیڈر اور ہادی بجائے خود ایک ناقص اور کمزور ہے اسکی قوم میں علمی کمالات اخلاقی اور روحانی کا پیدا ہونا ایک امر محال ہے چنانچہ کفارہ کی تعلیم نے جو رنگ اس مذہب کے پیروؤں کو دیا ہے وہ کسی شرح کی محتاج نہیں ہے۔

اگر خود اسکے اپنے ہی زمانہ کو دیکھا جاوے جبکہ وہ اپنی قوت قدسی اور پاکیزہ نمونہ سے حواریوں پر اثر ڈال سکتا تھا تو اس جماعت کی کمزوریوں اور اخلاقی لغزشوں کیلئے انجیل کے سوا کسی اور شہادت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ خود یسوع صاحب نے ہی جو سارٹیفکیٹ اپنے شاگردوں کو دیا ہے وہ کافی ہے اسسے معلوم ہوتا ہے کہ جو جماعت اس نے طیار کی تھی وہ روحانیت کے لحاظ سے بہت ہی کمزور اور ناقابل ذکر قوم ہے۔ اور اسوقت جو موجودہ قوم ہے اور اسکی جو حالت ہو رہی ہے وہ الحکم کے ناظرین سے مخفی نہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسطرح روشن خیال اور سمجھدار لوگ اس مذہب سے کنارہ کش ہو رہے ہیں اور وہ عیسائیت کی بجائے دہریت کو اختیار کرتے جاتے ہیں جبکہ حالت ایسی ہے تو یہ کہنا کہ نجات دہندہ پیدا ہوا اور اس دن خوشی کرنا کمال درجہ کی نادانی اور غلطی ہے۔ پس میرے ناظرین جنکو اس مضمون کے شروع میں میں کسی گرجا یا مشن کمپونڈ میں لیگیا تھا غالباً اس نظارہ کو دیکھکر اب خوش نہیں ہونگے بلکہ انہیں ان لوگوں کی واجب الرحم حالت دیکھکر تعجب ہوتا ہوگا کہ یہ قوم کیسی غفلت اور لاپروائی کی موت میں مر رہی ہے۔

معزز ناظرین یہ بالکل سچ اور درست ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ اس سے ایک مفید سبق بھی آپکے سامنے پیش کروں۔ آپ کو بخوبی علم ہو گیا ہے کہ عیسائی مذہب ایک مردہ مذہب ہے جسکے اندر برکات اور انوار روحانی کا شمہ بھی موجود نہیں لیکن باوجود اسکے آپ نے دیکھ لیا ہے کہ ایک باطل کی اشاعت اور اسکی رونق کیلئے کسقدر سعی کر رہے ہیں۔ انکی عبادتگاہوں کو جب انسان دیکھتا ہے تو اسپر ایک قسم کا رعب پیدا ہوتا ہے۔ ہر چند کسی مذہب کی سچائی اور حقیقت اسکی عبادتگاہوں کی عالیشان اور شوکت کے اندر مخفی نہیں تاہم یہ کوئی قابل اعتراض امر نہیں ہے کہ عبادتگاہیں بلحاظ اپنے مقصد اور غرض کے عمدہ اور عالیشان ہوں۔ پھر اس امر پر نظر کرو کہ یہ لوگ اشاعت انجیل اور عیسویت کیلئے لاکھوں کروڑوں نہیں اربوں روپیہ پانی کیطرح بہا رہے ہیں اور ہزاروں عورت و مرد ہیں جو اپنی زندگیاں وقف کرکے اس اشاعت باطل کیلئے سعی کر رہے ہیں میں نے ایک اخبار میں پڑھا تھا کہ ولایت کے عیسائیوں نے صرف ایکوقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا اور اس بچت سے کئی ہزار سکول قائم کر دیئے غرض عیسویت کی اسقدر اشاعت اور اسپر ان لوگوں کا باوجودیکہ زمانہ ترقی میں کوئی دلیل وہ پیش نہیں کر سکتے پھر بھی سرپٹ اس میدان میں دوڑ رہے ہیں۔ اس سے ہم لوگوں کو جو حقیقی اور زندہ مذہب کے متبع ہیں سبق لینا چاہیئے اور اشاعت اسلام کے وسایل اور ذرایع کیلئے پوری کوشش کرنی ضروری ہے۔

عیسویت کا یہ غلو اور غلبہ ایک خاص امر کیلئے ضروری بھی تھا۔ یہ غلبہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور آمد کا نشان ٹھیرایا گیا تھا۔ کیونکہ اس کا کام کسر الصلیب بتایا گیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ وقت ہے جبکہ مسیح موعود کو آنا چاہیئے تھا۔ پھر ان لوگوں کو کسقدر خوش ہونا چاہیئے اور سجدات شکر بجا لانے چاہیئں جنہوں نے اس آنیوالے موعود کو شناخت کر لیا۔

پس شناخت موعود کے بعد ہر شخص کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اس کے سلسلہ کی اشاعت کے حصہ میں مدد دے اور روپے دامے قدمے قلمے جسطرح ہو سکتا ہے حصہ لے۔ کیونکہ یہی ایک سلسلہ ہے جو اشاعت اسلام کا حقیقی ذریعہ ٹھیرایا گیا ہے اور جو اسلام کے زندہ مذہب ہونیکا زندہ ثبوت اپنی ذات میں رکھتا ہے۔ ناظرین کو اب میں دوسرے مقام پر لیجانا چاہتا ہوں۔ اسلئے آؤ نیشنل کانگرس کے پنڈال میں چلیں اور دیکھیں وہاں کیا ہو رہا ہے۔

(باقی ساتویں نمبر میں)

تنزل کیوں اور تنزل سے ترقی کیوں ہوتی ہے

ذیل کا ایک مضمون بجنسہ درج کرتا ہوں یہ مضمون میں صرف معنی اور مفہوم کو مدنظر رکھکر اخبار میں دیتا ہوں اسلئے انشاء پردازی اور زباندانی کا کوئی لحاظ نہیں کیا۔ ایڈیٹر

قوم کا حد سے کوئی گھٹنا و بڑھنا دیکھے
آج وہ اسلام کی حالت کا بگڑنا دیکھے
بعد ظلمت کے اوجالے کو نہ مانے کوئی
آفتاب کا ڈوب کے پھر دن کو وہ چڑھنا دیکھے

اللہ جل جلالہٗ کی یہ سنت قدیمہ ہے کہ جب خدا کی مخلوق صراط مستقیم کو چھوڑ کر افراط و تفریط کیوجہ سے تنزل کرکے مغضوب علیہم اور ولا الضالین کے درجہ پر (جو سورۃ فاتحہ کی آیتوں کے لحاظ سے نیچے کا درجہ ہے) پہونچتی ہے تو اسوقت اللہ رحمٰن رحیم کی طرف سے (جو شروع سورۃ فاتحہ کا درجہ ہے) مامور و مرسل کا نزول ہوتا ہے تاکہ وہ دنیا کو نئے سرے سے اپنی قوت قدسی کیساتھ بندگان خدا کو صراط مستقیم پر قائم کرکے اللہ رب العالمین کا چہرہ دکھلاوے۔ وہ مامور کون ہوتا ہے اسکی علامت کیا ہے۔ وہی تو ہے جو اکمل طور سے انعمت علیہم کا مصداق ہو یعنی خداوند کریم سے مکالمات کا شرف رکھتا ہو جو انذاری اور تبشیری پیشگوئیوں پر مشتمل ہوکر نذیر و بشیر کے رنگ میں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اسوقت جو لوگ سچے دل سے نہ کہ تقلیداً بلکہ حقیقتاً صراط مستقیم کے طلبگار ہوتے ہیں اور رات دن خدا سے اہدنا الصراط المستقیم کی دعا کرتے رہتے ہیں انکو منعم علیہ کی شناخت بھی دی جاتی ہے وہ ان انعامات کی وجہ سے اس مامور کو منہاج نبوت کے معیار پر پرکھ لیتے ہیں بعد شناخت کے وہ صرف زبان سے دعا کرنے والے اور اقراری زبان سے بیعت میں شامل ہونے والے ہی نہیں ہوتے بلکہ ایاک نعبد کے اقرار کے موافق عملی پیرایہ میں اس مامور کے تابعدار ہوکر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ تو مالک یوم الدین کے دربار تک ان کی رسائی ہوتی ہے وہاں پہونچکر الرحمٰن الرحیم کی صفات کا ملاحظہ کرتے ہیں کہ وہ رحیم انکی محنت کو ضایع نہیں جانے دیتا۔ اور نہ وہ اپنے عمل پر گھمنڈ کرتے ہیں۔

چونکہ صفت رحیمیت کے اوپر نظر پڑتی ہے تو صفت رحمٰن کی نظر آتی ہے کہ وہ اللہ اپنے فضل و کرم سے اس راہ کے طے کرنے کیلئے جو کچھ اسباب کی ضرورت تھی وہ سب اس رحمٰن بے مانگے دینے والے کا ہی عطیہ ہے جب اس کے اوپر نظر کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ اس عالم میں پلتے ہیں جو خداوند کریم کے علم میں بے حس و حرکت و تمام صفات مدرکیہ کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں صور علمیہ کو رب العالمین کی ربوبیت کے فیضان ہی باہر لایا جو ہر آن و ہر لحظہ اس کے شامل حال ہے وہاں پہونچکر بھی وہ خدا نہیں بنتے بلکہ العالمین کے دایرہ میں رہکر ان کو بے اختیار کہنا پڑتا ہے

وقیل الحمد للہ رب العالمین
واٰخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین

اور جو لوگ اوس نعمت عظمےٰ یعنے مامور من اللہ کی صحبت سے فیض حاصل نہیں کرتے بلکہ الٹا وہ اپنے قوت غضبیہ کو تحریک دیکر اس مامور سے انکار و استہزاء میں کمر باندھتے ہیں تو اور بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ تو خداوند کریم اپنی قہاریت کے لحاظ سے عذاب نازل کرتا ہے جو آجکل طاعون کی شکل میں وارد ہوا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

راقم خاکسار عبداللہ ابن امام الدین حاجی سوداگر کتیاپور تعلقہ منوراپور ضلع لنگسگور۔

رسید زر آمدنی مدرسہ

۶ فروری ۱۹۰۵ء

(۱) منشی محمد حسین صاحب دفتر قانونگو ظفروال	[illegible]
(۲) جماعت کپورتھلہ معرفت میاں عبدالمجید صاحب	۶ر ۹ پائی
(۳) مولوی محمد فاضل تاجر چرم کبیروالہ ضلع ملتان	[illegible]
(۴) میاں نورالدین معلم سناجبل پور لائن	[illegible]
(۵) چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ	[illegible]
(۶) شیخ ضیاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر لاہور	[illegible]
(۷) خلیفہ نورالدین صاحب جموں	[illegible]

۸ فروری ۱۹۰۵ء

منشی غلام قادر صاحب مدرس لسیاڑا ڈاکخانہ نکودر ضلع جالندھر [illegible]

میزان کل
[illegible] ۹ پائی

آمد درباره یادگار پیشگوئی

۶ فروری ۱۹۰۵ء

منشی غلام سرور صاحب قانونگو [illegible]

۸ فروری ۱۹۰۵ء۔ منشی غلام نبی صاحب احمدی مدرس دوئم مدرسہ پور ہیران تحصیل ہوشیارپور [illegible]

میزان [illegible]